إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ۲ر

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ روپے

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲ روپے

نمبر ۲۷ | مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے ؛

۲۸-۲۹ ؍اگست سری گوبند پور میں احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ قادیان سے بہت سے احباب شریک جلسہ ہوئے۔ علمائے سلسلہ نے صداقت احمدیت پر پُر زور تقاریر فرمائیں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری کے مابین ختم نبوت پر مناظرہ بھی ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کو نمایاں کامیابی ہوئی ؛

۳۰ ؍اگست۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ کے بعض کاموں کی سرانجام دہی کے لئے گورداسپور تشریف لے گئے ؛

دو تین روز سے خوب بارش ہو رہی ہے ؛

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا اجلاس سیالکوٹ میں

۱۲-۱۳ ؍ستمبر ۱۹۳۱ء کو منعقد ہوگا

چونکہ ابھی تک کشمیر کے حالات میں کوئی مفید تغیر نظر نہیں آتا۔ اس لئے تمام گزشتہ کاموں پر ریویو کرنے۔ بجٹ پاس کرنے اور آئندہ کے متعلق مزید غور کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک اجلاس سیالکوٹ میں ۱۲-۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء کو منعقد کیا جائے۔ ۱۲ ؍ستمبر ۱۹۳۱ء کو ہفتہ ہے اور ۱۳ ؍ستمبر ۱۹۳۱ء کو اتوار۔ اس لئے تمام ممبران آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان ایام میں سیالکوٹ تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ ایجنڈا تمام ممبران کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے۔ جو ممبر کسی وجہ سے تشریف نہ لاسکیں۔ وہ اپنی رائے ایجنڈے کے اوپر درج فرما کر بھیجدیں ؛

عبدالرحیم درد سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان

اخبار احمدیہ

ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

مسٹر اے۔ ایم ملک بی ایس سی آنرز سول انجینیرنگ برمنگھم یونیورسٹی۔ خلف الرشید ملک مولا بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ گورالی ضلع گجرات ۲۳ر اگست کو گھر پہونچ گئے۔ اور ریلوے میں ٹریننگ کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔ مبارک ہو۔ نیازمند عبدالرحمٰن از گورالی

ادیب عالم کے امتحان میں کامیابی

مندرجہ ذیل احمدی اصحاب نے امسال امتحان ادیب عالم پاس کیا ہے:- ۱۔ خواجہ معین الدین صاحب کلرک دفتر محاسب قادیان ۲۔ عبدالرحمٰن صاحب شاکر قادیان ۳۔ سیدہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت سید عزیز الرحمٰن صاحب قادیان ۴۔ افتخار اختر بیگم صاحبہ بنت بابو محمد حسین صاحب پوسٹ ماسٹر گوردا سپور ۵۔ حافظ بشیر احمد صاحب احمدیہ سکول قادیان ۶۔ چودھری محمد فضل خانصاحب راولپنڈی ۷۔ مرزا محمد حسین صاحب کلرک آرسنل راولپنڈی

سائیکل پر تبلیغی دورہ

بندہ سائیکل پر حسب ذیل دیہات میں تبلیغ کے لئے دورہ کرنے والا ہے۔ ان دیہات کے احمدی بھائی مطلع رہیں:-

۳ستمبر کوٹ شاہ عالم خاں ۔ ۴ستمبر دھاریوالا ۔ بیری والا
۵۔ ،، پنڈ دریاں ۔ ۶۔ ،، جمبور
۷۔ ،، سانگلہ ہل ۸۔ ،، شاہ کوٹ
۹۔ ،، واپس ٹھکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ۔ عاجز محمد ابراہیم آنریری مبلغ

تلاش عزیز

میرا بھانجہ عزیز نذیر احمد ولد ایوب علی شاہ گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ لواحقین سخت تشویش میں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو اطلاع دیں۔ حلیہ یہ ہے۔ رنگ گورا عمر ۱۵ سال۔ قد درمیانہ سر کے بال گھنگریالے۔ سید مزمل شاہ احمدی بمقام گھیٹر۔ ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا بچہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے اس کی صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد امین از لاہور۔ ۲۔ ہمارے لئے احباب سلسلہ دعا کریں۔ ہم نے احمدیہ گاؤں نیا بسایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کامیاب کرے۔ خاکسار قائم خاں بہلول پور ۳۔ میرا بڑا لڑکا عبدالحمید عرصہ اڑہائی ماہ سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار نظام الدین درزی از نیروبی ۴۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ میرے چچا صاحب کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالمغنی انبالہ شہر

۵۔ میرے بڑے بیٹے چوہدری عنایت اللہ خان۔ بی۔ ایس۔ سی درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ اگر کوئی بھائی مفید علاج بتلائیں۔ تو مہربانی ہوگی۔ نیز دعائے صحت کی درخواست ہے۔ خاکسار مولا بخش چک ۳۵ سرگودہ

۶۔ میری منجھلی بھاوج اہلیہ ڈاکٹر محمد یحییٰ صاحب عرصہ ایک سال سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت نیز چھوٹے بھائی کی امتحان میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔ اے۔ خاتون بنت محمد نظیر الحق بھاگل پورسٹی ۷۔ خاکسار سخت ابتلا میں ہے۔ تمام بھائی درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو مخلصی دے۔ میرے تین بچے ضائع ہو چکے ہیں۔ اب ایک بچہ ہے۔ وہ بھی ہر وقت بیمار رہتا ہے۔ اس کے واسطے بھی دعا کریں۔ خاکسار فضل کریم۔ بالاکوٹ

اعلان نکاح

۲۵ر اگست ۱۹۳۱ء کو حفیظہ بیگم بنت مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب وائس پریزیڈنٹ بنگہ کا نکاح مسمی فیض عالم صاحب ولد فضل احمد صاحب ساکن چنگا بنگیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی سے مبلغ تین صد روپیہ مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ بتراضی فریقین یہ شرط قرار پائی گئی۔ کہ فیض عالم صاحب مذکور اپنی مستقل سکونت وہیں رکھیں گے۔ جہاں مولوی رحمت اللہ صاحب مذکور اپنی سکونت رکھیں۔ بہادر علی صاحب سکنہ چنگا بنگیال۔ مہر خاں صاحب اور حاجی غلام احمد صاحب سکنہ کریام بطور گواہ موجود تھے۔

خاکسار عطاء اللہ ہیڈ ماسٹر۔ نواں شہر

ولادت

۱۔ میری چھوٹی بیوی کے ہاں ایک جوڑا لڑکی اور لڑکا پیدا ہوا ہے۔ ان کے نیک ہونے اور درازی عمر کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار مولا بخش چک ۳۵ سرگودہ

۲۔ خاکسار کی بہن اہلیہ محبوب محسن صاحب وکیل۔ و بھائی محمد اکرام الحق۔ بی۔ ایس۔ سی کے ہاں لڑکی۔ اور اہلیہ سید عبدالسلام اور اہلیہ محمد عثمان کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب ان سب مولودوں کے مسعود۔ عمر دراز۔ بلند اقبال اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ اے۔ خاتون بنت محمد نظیر الحق مختار بھاگل پور

دعائے مغفرت

بھائی محمد عثمان صاحب احمدی نے جو مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے سکول بورڈنگ کے سپروائزر تھے۔ بعارضہ ہیضہ مورخہ ۲۱ر اگست اٹاوہ میں انتقال کیا۔ مرحوم نے ایک لڑکا۔ اور ایک لڑکی خورد سال چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ اور پسماندگان پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ خاکسار سید صادق حسین از اٹاوہ

ضروری اعلان

میں اپنے لڑکے نور محمد کو تین سال سے عاق کر چکا ہوں۔ اس کا میرے اور میری دوسری اولاد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ اپنے افعال کا خود ذمہ وار ہے۔ اس سے لین دین کرنے والا خود ذمہ وار ہوگا۔ خاکسار کرم الٰہی از گوجرانوالہ

امیدوار استاد اور استانیاں درکار ہیں

قادیان کے مختلف سکولوں کے لئے حسب ذیل امیدوار استاد درکار ہیں۔ ان استادوں کی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ اور چونکہ وقت پر مناسب آدمی نہ ملنے سے ہرج واقعہ ہوتا ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ ایک لسٹ ایسے مدرسین کی ہمیشہ موجود رہے جس میں سے ضرورت کے وقت آدمی بلا لیا جایا کرے۔ سو جو صاحب اپنے نام اس امیدواروں کی لسٹ میں درج کرانا چاہتے ہیں۔ وہ خاکسار کو اپنا نام۔ عمر۔ اور سرٹیفکیٹ چال چلن مصدقہ امیر جماعت احمدیہ مقامی۔ اور تعلیمی سرٹیفکیٹ و تجربہ وغیرہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ اُن کے نام رجسٹر میں درج کر لئے جائیں اور جب ضرورت ہو۔ ان کو بلا لیا جائے۔ اس بات کی ممانعت نہیں کہ وہ اور کسی جگہ بھی ملازمت تلاش کرتے رہیں:-

۱۔ جامعہ احمدیہ کے لئے۔ مولوی فاضل لائق تجربہ کار ٹرینڈ

۲۔ مدرسہ احمدیہ کے لئے } مولوی فاضل ٹرینڈ۔ تبلیغی کلاس پاس۔ جے اے وی۔ ایس وی۔ ایس اے وی۔ بی اے

۳۔ ہائی سکول کے لئے } بی اے بی ٹی۔ جو انگریزی اور یا ضی میں تجربہ کار ہو۔ جے وی

۴۔ گرلز سکول کے لئے اُستانیاں } جے وی۔ ایس وی جے اے وی ایس اے وی

محمد اسمٰعیل پریزیڈنٹ کمیشن دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

الفضل کے وی پی

جن احباب کا چندۂ الفضل ۱۵ر اگست تا ۱۵ ستمبر کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن کے نام اگلا پرچہ وی۔ پی کیا جا رہا ہے از راہ کرم وصول کر لیں۔ اس وقت الفضل نہایت اہم خدمت ملک وملت کی سرانجام دے رہا ہے۔ اس کی اشاعت جتنی بھی بڑھائی جا سکے۔ احباب بڑھائیں۔

ریویو آف ریلیجنز انگریزی

احباب کرام کو واضح ہو۔ کہ ریویو انگریزی اب بجائے لنڈن کے قادیان سے شائع ہوا کرے گا۔ چونکہ اکثر خریداروں کے ذمے بقایا ہے۔ اس لئے وی۔ پی ستمبر کے پہلے ہفتے میں کئے جا رہے ہیں۔ وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔

مہتمم طبع واشاعت۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۲۷ قادیان دارالامان مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۱ء جلد ۱۹

حکومتِ کشمیر کا مسلمانوں کے متعلق تازہ بیان

حکومتِ کشمیر نے مسلمان نمائندوں کے ایک وفد کے جواب میں جو بیان حال میں شائع کیا ہے۔ وُہ جبر و استبداد کا افسوسناک مظاہرہ ہے۔ اس میں نہ صرف مسلم رعایا کو مطمئن کرنے کی کوئی موزوں اور مناسب صورت نہیں اختیار کی گئی بلکہ مرعوب کرنے اور دھمکانے پر خاص زور دیا گیا ہے ؀

مسلمانانِ کشمیر کی داستانِ الم

کشمیر کے مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کی داستانِ غم و الم تین حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ تو سابقہ حق تلفیوں۔ بے انصافیوں اور جبر و تشدد پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ حال کے خونچکاں حادثات اور حکامِ ریاست کے موجودہ مسلم آزار نہیں۔ بلکہ مسلم کش رویہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور تیسرا حصہ آئندہ کی اصلاح اور اپنے حقوق کے متعلق مطالبات پر حاوی ہے۔ ان تینوں پہلوؤں پر حکومتِ کشمیر نے اپنے خیالات کا اظہار تو کیا ہے۔ لیکن کوئی بات ایسی بیان نہیں کی۔ جو ریاست کشمیر کی مسلم رعایا کے لئے وجہ تسلی ہو سکے ؀

خلاصہ بیان

حالاتِ سابقہ کے متعلق تو شش سالہ عہدِ حکومت کے یہ "احسانات" گنا دیئے گئے ہیں۔ کہ (۱) کاشت کاروں کی امداد کا قانون نافذ کیا گیا — صُوبہ جموں میں قانون اراضی کی توسیع کی گئی۔ بندوبست اراضی کی میعاد چالیس سال کر دی گئی۔ بقیہ مالیہ معاف کیا گیا۔ کوآپریٹو بنک جاری کئے گئے۔ پرائمری تعلیم لازمی کی گئی۔ مسلمانوں کے وظائف کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ بیگار کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ موجودہ واقعات کے متعلق یہ کہدینا کافی سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ چونکہ ان واقعات کے متعلق فسادات کی تحقیقاتی کمیٹی اور عدالتیں مصروفِ عمل ہیں۔ اس لئے کسی رائے کا اظہار مناسب نہیں۔ اور آئندہ کے متعلق یہ کہدیا گیا ہے۔ کہ لاء اور آرڈر کو ہر حالت میں قائم رکھا جائے گا۔ اور جو لوگ قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی ؀

احسانات کی حقیقت

پہلے حصہ کے متعلق جو احسانات شمار کرائے گئے ہیں۔ اول تو ان کی نوعیت نہایت ہی معمولی ہے۔ دوم جبکہ حکومت کی تمام مشینری کے پُرزے وُہی لوگ ہوں۔ جو ایک لمبے عرصہ سے مسلمانوں کے ساتھ نہایت جابرانہ اور غیر منصفانہ سلوک کرنے کی وجہ سے انہیں اپنے جیسا انسان ہی نہیں سمجھتے۔ اور نہ ان کے جذبات اور احساسات سے کوئی ہمدردی رکھتے ہیں۔ تو ان اصلاحات کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہ جاتی۔ کیونکہ ان کا نفاذ انہی کے ہاتھوں میں ہے۔ وُہ جس طرح چاہیں۔ ان کو توڑ مروڑ کر اپنے منشاء کے مطابق بنا سکتے ہیں۔ اور بناتے چلے آتے ہیں۔ تیسرے یہ اصلاحات جنہیں مسلمانوں کے لئے احسانات قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ ان کے واجبی حقوق کا نہایت ہی قلیل حصہ ہیں۔ ان کی وجہ سے یہ توقع رکھنا کہ مسلمان اپنے تمام حقوق سے دستبردار ہو کر پہلے کی طرح ذلت اور ادبار کی زندگی پر قانع ہو جائیں۔ قطعاً بے جا ہے۔ اگر برطانوی ہند کے باشندے ان ریاستی اصلاحات کے مقابلہ میں حکومت انگریزی کی نہایت ہی عظیم الشان ملکی اصلاحات سے مطمئن نہ ہو کر اپنے مطالبات اور حقوق ترک نہیں کر سکتے۔ تو ریاستی مسلمانوں سے بھی یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ وُہ ایسی اصلاحات کی وجہ سے جو عملی طور پر ان کی ذلت آمیز زندگی میں کچھ بھی تغیر نہیں پیدا کر سکیں۔ اپنے جائز حقوق طلب کرنے سے دستبردار ہو جائیں گے ؀

مہاراجہ صاحب کا خلوصِ نیت

بے شک سابقہ طریق عمل میں کچھ نہ کچھ تغیر پیدا کرنا اور مسلم رعایا کی فلاح و بہبُود اور ترقی کے لئے کوئی معمولی سا قانون بھی نافذ کرنا ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کے خلوصِ نیت کا ثبوت ہے لیکن جب تک نظامِ حکومت میں تغیر نہ ہو مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کا صحیح اندازہ لگانے والے کارکُن نہ ہوں۔ جب تک ان کے حقوق سے ہمدردی رکھنے والے اور انہیں ذلت کے گڑھے سے نکالنے کی کوشش کرنے والے افسر نہ ہوں۔ اور جب تک ان کے مفاد سے وابستگی رکھنے والے حکام نہ ہوں۔ اس وقت تک ہر ایک قانون دفتری ریکارڈ کی زینت تو بن سکتا ہے۔ بوقت ضرورت دُنیا کے سامنے پیش کرنے کے کام بھی آسکتا ہے۔ مسلمانوں پر احسان جتلانے کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے لیکن مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ ان کی کسی تکلیف کو دُور نہیں کر سکتا۔ اور انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بننے سے محفوظ نہیں رکھ سکتا بلکہ ان میں مزید بے چینی اور اضطراب پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہُوا ؀

موجُودہ واقعات کے متعلق حکومت کا رویہ

باقی رہے۔ موجودہ افسوسناک حادثات اور واقعات جنہوں نے مسلمانوں پر ان کی بے کسی اور بے بسی نہایت بھیانک شکل میں ظاہر کر دی ہے۔ اور انہیں بے حد ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے ان کے متعلق اگر حکومتِ کشمیر کلیتہً خموشی اختیار کئے رکھتی۔ تو اب اس کے یہ کہنے میں کچھ وزن ہو سکتا تھا۔ کہ چونکہ ان واقعات کے متعلق فسادات کی تحقیقاتی کمیٹی اور عدالتیں مصروفِ عمل ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر کسی رائے کا اظہار مناسب نہیں۔ لیکن جبکہ حکومت اس بارے میں اس قسم کا اعلان شائع کر چکی ہے جس میں سارا الزام مسلمانوں کے سر تھوپ دیا گیا ہے۔ اور تحقیقاتی کمیٹی اور عدالتوں کی کارروائی کا قطعاً انتظار نہیں کیا گیا۔ تو اب یہ عذر دفع الوقتی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ پھر جبکہ حکومت پر اچھی طرح واضح ہو چکا ہے۔ کہ مسلمانوں کو تحقیقاتی کمیٹی پر قطعاً اعتماد نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے کسی غیر سرکاری مسلمان نے باوجود حکومت کی پوری کوشش کے اس میں شریک ہونا گوارا نہیں کیا۔ تو پھر اس کے نتائج ان کے لئے کیونکر تسلی اور اطمینان کا موجب ہو سکتے ہیں۔ کہ انہیں ان کا انتظار کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مسلمانوں نے اس طرف سے قطعاً مایُوس ہو کر ہی اپنے والئے ملک کی رعایا پروری اور نیک نیتی پر بھروسہ کرتے ہُوئے چاہا تھا۔ کہ حکام ریاست کے جابرانہ اور غیر مآل اندیشانہ رویہ سے جو ناحق ظلم و ستم ان پر ہُوا۔ اور جس بے دردی اور بے رحمی سے انہیں تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔ اس کی طرف خود مہاراجہ صاحب بہادر کو توجہ دلائیں۔ اور ان کے جذبات رحم و شفقت کو متحرک کر کے اپنے زخمی قلب و جگر کے لئے مرہم تلاش کریں۔ لیکن افسوس کہ انہیں اس میں بھی سخت ناکامی ہوئی۔ اور حکومت نے ان کی آہ و بکا کے جواب میں گھڑا گھڑایا جواب پیش کر کے مہاراجہ صاحب بہادر کی مہربانی اور نوازش سے انہیں محروم کر دیا ؀

آئندہ کے متعلق دھمکی

حکومتِ کشمیر نے اپنے آئندہ رویہ کے متعلق لاء اور آرڈر کے قیام کے پردہ میں مناسب کارروائی کرنے کی جو دھمکی دی ہے۔ وُہ بھی نہایت ہی افسوسناک ہے۔ مسلمانوں نے اس وقت تک نہ صرف لاء اور آرڈر کی خلاف ورزی کا خیال تک نہیں کیا۔ بلکہ وُہ بار بار مہاراجہ صاحب بہادر سے اپنی وفاداری اور جاں نثاری کا اعلان کر رہے۔ اور اس پر قائم رہنا اپنا فرض قرار دے رہے ہیں۔ ایسی صورت میں انہیں لاء اور آرڈر قائم رکھنے کے لئے مناسب کارروائی کرنے کی دھمکی دینا سوائے اس کے کیا مطلب رکھتا ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کی اپنے حقوق کے متعلق ہر کوشش اور سرگرمی کو بجبر دبا دینا چاہتی ہے۔ اور انہیں اپنی

پہلی ہی ذلت آفرین حالت میں رہنے پر مجبور کر رہی ہے۔ مگر یہ ایسی افسوسناک روش ہے۔ جو کسی صورت میں بھی حکومت کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ جبر اور تشدد بے کس۔ اور بے بس رعایا کو کچھ عرصہ کے لئے تو لب بمہر بنا سکتا ہے۔ لیکن ہمیشہ کے لئے نہ صرف خموش نہیں کر سکتا۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ زور اور قوت کے ساتھ آواز بلند کرنے کی طاقت اور ہمت پیدا کر دیتا ہے۔

وفاداری کا اعتراف

حکومت کشمیر کے اس اعلان میں ایک بات ایسی ہے۔ جسے مسلمانوں کے حق میں کہا جا سکتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے ان تمام فتنہ انگیز اور شوریدہ سر ہندوؤں کا مونہہ بند ہو جانا چاہیئے۔ جو شروع سے اس وقت تک مسلمانانِ کشمیر کو باغی قرار دے رہے ہے۔ اور ان کی مظلومیت کو بغاوت بنا رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ بیان میں مہاراجہ صاحب بہادر کی طرف سے کہا گیا ہے:۔

"میری مسلم رعایا کو میری ذات اور تخت کے ساتھ جو خلوص وفاداری اور جاں نثاری ہے۔ میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔ اس کے متعلق مزید اطمینان دلانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن اہلِ وفد کی درخواست میں جن پرزور الفاظ میں اظہارِ وفاداری کیا گیا ہے میں اس کی بڑی قدر کرتا ہوں"۔

اس سے ان تمام لغو اور بیہودہ بیانات کی نہایت صفائی کے ساتھ تردید ہو جاتی ہے۔ جن کی بنا پر عام ہندوؤں کو مسلمانانِ کشمیر کے خلاف بھڑکایا اور اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ جب مہاراجہ صاحب بہادر کو خود اعتراف ہے۔ کہ ان کی مسلمان رعایا ان کے ساتھ پوری پوری وفاداری اور جاں نثاری کے تعلقات رکھتی ہے۔ تو ان لوگوں کو شرم و ندامت سے ڈوب مرنا چاہیئے۔ جو مسلمانانِ کشمیر کو حکومت کے باغی قرار دے رہے۔ اور یہ الزام لگا رہے ہیں۔ کہ وہ مسلمانانِ ہند کے ساتھ مل کر کشمیر میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

وفاداری کا دل شکن صلہ

مہاراجہ صاحب بہادر کا یہ اعتراف حقیقت نہایت ہی قابلِ قدر اور مسلمانوں کے لئے باعثِ اطمینان ہوتا۔ اگر اسی اعلان میں وزیر اعظم کے متعلق ان کی معروضات کو نہایت بے دردی سے نہ ٹھکرا دیا جاتا۔ بجائے اس کے کہ کشمیر کی ۹۵ فیصدی مسلمان رعایا نے جس کی وفاداری کا نہایت شاندار الفاظ میں اعتراف کیا گیا ہے۔ موجودہ وزیر اعظم کے متعلق جس تشویش اور بے اعتمادی کا اظہار کیا۔ اور جو ان کی چند روزہ حکومت کے دوران میں ہی بالکل نمایاں ہو چکی ہے۔ اس کی طرف توجہ کی جاتی۔ یہ کہا گیا۔ کہ:۔

"مجھے اپنے وزیر اعظم راجہ ہری کشن کول کی قابلیت اور غیر جانبداری میں پورا پورا بھروسہ ہے"۔

یہ کشمیر کی ۹۵ فیصدی مسلمان رعایا کے جذبات اور احساسات کے ساتھ نہایت افسوسناک سلوک اور ان کی وفاداری اور جاں نثاری کا بے حد دل شکن اور حوصلہ فرسا صلہ ہے۔ اب تو مسلمان واقعات پیش کر کے وزیر اعظم کے متعلق عدم اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن یوں بھی ملک کی ۹۵ فیصدی آبادی جس شخص کے متعلق مطمئن نہ ہو۔ اور علی الاعلان اس کے خلاف آواز بلند کر رہی ہو اسے اس پر وزیر اعظم بنا کر مسلط کر دینا کسی صورت میں بھی رموزِ حکمرانی کے رُو سے جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ مہاراجہ صاحب بہادر کو سر ہری کشن کول کی قابلیت اور غیر جانبداری پر پورا پورا اعتماد ہے۔ تو ہو۔ وہ جس قدر چاہیں۔ ان پر انعام و اکرام کریں۔ اور اپنی ذات خاص کے متعلق جو چاہیں۔ ان سے کام لیں لیکن جبکہ ملک کی رعایا کو ان کی غیر جانبداری پر بھروسہ نہیں۔ تو انہیں وزارت عظمٰے کے عہدہ پر متمکن کرنا قطعاً ناموزوں ہے۔ اور اس کے لئے رعایا کے جذبات اور احساسات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ لیکن افسوس کہ اسی چیز کا حکومتِ کشمیر میں فقدان ہے اور یہی مسلمانوں کی تمام مصیبتوں اور مشکلات کا باعث بن رہی ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر کو یہ تو اختیار ہے۔ کہ اپنی پرائیویٹ خدمات کے لئے جسے چاہیں۔ مقرر کریں اور اس سے جو سلوک چاہیں۔ روا رکھیں۔ لیکن ان کے اور رعایا کے درمیان جو تعلقات ہیں۔ ان میں کسی ایسے شخص کو ہی شریک کرنا موزوں ہو سکتا ہے جسے رعایا کا بھی اعتماد حاصل ہو۔ اور رعایا اُسے اپنا ہمدرد اور خیر خواہ سمجھتی ہو۔ لیکن جس ملک کی ۹۵ فیصدی آبادی کی یہ حالت ہو۔ کہ اس کے نمائندے صاف اور کھلے الفاظ میں ایک شخص کے متعلق عدم اعتماد کا اظہار کریں۔ اور وہ نمائندے ایسے ہوں جنہیں والیٔ ملک نے مسلمانوں کے قائم مقام تسلیم کر کے اظہارِ خیالات کا موقعہ دیا ہو۔ اسے وزیر اعظم بنائے رکھنا رائے عامہ کی افسوسناک تحقیر ہے۔ اور ملک میں قیامِ امن کے سراسر خلاف۔ کاش مہاراجہ صاحب اس اہم امر کی طرف توجہ فرمائیں۔

حکومت کشمیر کے خلاف ہندوؤں کی آواز

اگرچہ ریاست کشمیر کے مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کے متعلق عام ہندوؤں کا رویہ نہ صرف افسوسناک بلکہ شرمناک حد تک پہونچ گیا ہے۔ وہ ریاست کشمیر کی حمایت محض اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ حکمران ہندو ہیں۔ اور مظلوم مسلمان۔ مگر جیسا کہ ہم نے گزشتہ پرچہ کے ایک نوٹ میں توقع ظاہر کی تھی۔ ہندوؤں میں ایسے شریف انسان بھی موجود ہیں۔ جو مظلومین کشمیر سے ہمدردی رکھتے۔ اور حکومت کشمیر کو قصور وار قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ ۲۱ اگست لاہور میں ایک جلسہ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ لالہ دنی چند صاحب صدر جلسہ تھے۔ لالہ شام لال نے تحریک کشمیر کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ انہیں ہندوستانی ریاستوں کے باشندوں سے ہر طرح کی ہمدردی ہے۔ آپ نے ان لوگوں کی سخت مذمت کی۔ جو اس مسئلہ پر ہندو مسلم کشمکش پیدا کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ ہندو مسلمانانِ کشمیر کے جائز مطالبات کی مخالفت کرنے میں حق پر نہیں ہیں۔ مہاراجہ کشمیر کو ہندو یا مسلمان نہیں۔ بلکہ صرف مہاراجہ سمجھنا چاہیئے۔ اور اس کا مقصد محض یہ ہے۔ کہ اپنا اقتدار قائم رکھے۔ علاوہ ازیں وہ کسی ہمدردی کا مستحق نہیں۔ کیونکہ مہاتما جی کی گرفتاری کے موقعہ پر اس نے سکول کے چھوٹے بچوں کو ہڑتال کرنے پر سزا دی تھی۔ ہندوؤں کو مہاراجہ کے ہر فعل کی اس لئے حمایت نہ کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہندو ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر ستیہ پال نے قرارداد کی حمایت میں تقریر کی۔

یہ قرارداد جہاں متعصب ہندوؤں کو سیدھا اور شریفانہ رویہ اختیار کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔ وہاں حکومت کشمیر کو بھی بتا رہی ہے کہ اسے متعصب ہندوؤں کے بھروسہ پر مسلمانوں کے مطالبات سے اغماض نہیں برتنا چاہیئے۔ ہر انصاف پسند ہندو بھی اس طریق عمل کو قابل مذمت سمجھ رہا ہے۔

بہاولپور کے ایک سُود خوار کا قتل

ہندو اخبارات نے جو ہر واقعہ کو ہندو مسلم سوال بنانے۔ اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف اشتعال دلا کر فساد برپا کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ حال میں ہی بہاولپور کے ایک ہندو کے واقعہ قتل میں رنگ آمیزی اور غلط بیانی کر کے نہ صرف ریاست بہاولپور کے مسلمان حکمران کے خلاف حد سے زیادہ بیہودہ سرائی کی۔ بلکہ ریاستِ کشمیر میں مسلمانوں پر جو مظالم کئے جا رہے ہیں۔ انہیں بھی حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ہمارے نامہ نگار خصوصی نے اس واقعہ کے جو حالات لکھے ہیں۔ اور جنہیں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہے۔ کہ ایک انفرادی واقعہ کو خواہ مخواہ فرقہ وارانہ رنگت دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور محض ایک مسلمان ریاست کو بدنام کرنے کے لئے یہ قابل شرم حرکت روا رکھی گئی ہے۔

جن حالات میں یہ واقعہ رونما ہوا۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ دیگر علاقوں کی طرح بہاولپور میں بھی ہندو سُود خواروں نے مسلمانوں کی حالت نہایت ہی عبرتناک بنا رکھی ہے۔ اور یہ واقعہ ایک سُود خوار بنئے کی سنگدلی اور حد سے بڑھی ہوئی تشدد پسندی کا نتیجہ ہے۔

اس سلسلہ میں ذمہ وار حکام نے متعلقہ سپاہی اور تھانیدار سے جو سلوک کیا ہے۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ ملزم کا مسن اور ایک ٹانگ سے معذور ہونے کی وجہ سے ستانے کے لئے چند منٹ ایک جگہ بیٹھ جانا اتنا بڑا جرم نہیں۔ کہ اس کے باعث سپاہی کو برخاست کر دیا جائے۔ اسی طرح جبکہ ملزموں کو لے جانے کے لئے کوئی خاص رستہ مقرر نہیں اور جس رستہ سے اسے لے جایا گیا۔ اس سے جانے کی کوئی ممانعت نہیں تھی تو پھر سمجھ میں نہیں آتا سب انسپکٹر کو اس وجہ سے کیوں معطل کر دیا گیا۔ کہ اس نے اس رستہ سے لے جانے کی اجازت دی۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں سزائیں نہایت سخت ہیں۔ اور حکام بالا کو ان کی طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ اس جموں سے واقعہ کے متعلق

صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے چند دلائل

پاکیزہ زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :۔

"دوسری خوبی جو شرط کے طور پر ماموریں کے لئے ضروری ہے وہ نیک چال چلن ہے۔ کیونکہ بد چال چلن سے بھی دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ خوبی بھی بدیہی طور پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ یعنی ان کفار کو کہدے۔ کہ اس سے پہلے میں نے ایک عمر تم میں ہی بسر کی ہے۔ پس کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ میں کس درجہ کا امین اور راستباز ہوں۔ اب دیکھو۔ کہ یہ دونوں صفتیں جو مرتبہ نبوت اور خدا ترس اور نیک چال چلن ہونا قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کمال درجہ پر ثابت کی ہیں۔ اور آپ کے اعلیٰ چال چلن اور اعلیٰ خاندان پر خود گواہی دی ہے۔ اور اس جگہ میں اس شکر کے ادا کرنے سے نہیں رہ سکتا۔ کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں انہیں وحی کے ذریعے کفار کو ملزم کیا۔ اسی طور سے خدا تعالیٰ نے میرے مخالفین اور مکذبین کو ملزم کیا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے صـ۵۱۲ میں میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر بیس۲۰ برس گزر گئے۔ اور وہ یہ ہے۔ ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ یعنے ان مخالفوں کو کہدے۔ کہ میں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو۔ کہ میرا کام افتراء اور دروغ کا نہیں ہے۔ اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا۔ تو پھر جو شخص اس مدت دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افترا اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا۔ اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہیں بولا۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ برخلاف اپنی عادت قدیم کے اب وہ خدا تعالیٰ پر افترا کرنے لگا۔" (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷ و ۱۵۸)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں :۔

"تم کوئی عیب اور افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا"

تذکرۃ الشہادتین صـ۶۲

پس وہ دلیل صداقت جو خدا تعالیٰ نے بطور چیلنج تمام کفار عرب کے روبرو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے طور پر بیان کی۔ اور جو فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون ہے۔ اور اسی طرح خدا تعالیٰ نے بذریعہ الہام وہی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمائے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام مخالفوں کو یہ کہتے رہے۔ کہ میں چالیس برس تک تم میں ہی رہا ہوں۔ اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو کہ میرا کام افترا اور دروغ کا نہیں ہے۔ اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا۔ اور تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ کون تم میں سے ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ یہ آپ کے صادق اور خدا تعالیٰ کے مامور ہونے کا ایسا ہی ثبوت ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا۔

زبان عربی پر اعجازی اقتدار

(دوسری دلیل) خدا تعالیٰ قرآن کریم کے متعلق فرماتا ہے۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ کہ اگر تمہیں اس کلام کے خدا کی طرف سے ہونے میں شک ہے۔ تو اس کے ایک حصہ کی مانند بنا کر دکھا دو۔ اور خدا کے سوا تم جسقدر اپنے مددگار بلانا چاہتے ہو بلا لو۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ یہ دلیل تحدی کے طور پر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی کی بیان فرماتا ہے۔ مگر اس کا جواب آج تک مخالفوں سے نہیں بن سکا۔ اور نہ قیامت تک بن سکیگا۔ باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امی ہونے کے خدا تعالیٰ نے آپکو بھی وہ علم بخشا جس کے مقابلہ میں بڑے بڑے علم والے نظیر لانے سے عاجز رہ گئے۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی کی دلیل ہے۔

بعینہٖ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے باتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قرآن مجید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عربی زبان میں وہ اعجاز دیا۔ جو تیرہ سو سال میں آج تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے بہت سی کتابیں عربی زبان میں لکھیں۔ اور علماء ہندوستان مصر عرب و شام کو مقابل پر بلایا۔ مگر کسی کو آپ کے مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الفاظ میں مولویوں کو مقابلہ پر آنے کے لئے بلاتے ہیں :۔

"اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہیگا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ میں ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ اس عربی مکتوب کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بالتزام نظم و نثر بنا سکے۔ اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو۔ قسم کھا کر اسکی تصدیق کر سکے۔ تو میں کاذب ہوں۔" (ضمیمہ انجام آتھم)

کیا آج تک مخالف مولویوں میں سے کسی نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ اور مقابلے پر آیا۔ نہیں ہرگز نہیں۔

دعوت مباہلہ

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الخ۔ اگر کوئی شخص دلائل و براہین کے پیش کئے جانے اور نشانات دکھانے کے بعد بھی مخالفت پر اڑا رہے۔ تو اس کو مباہلہ کے لئے بلانا چاہیئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے مخالفوں کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے مخالفوں کو ان الفاظ میں مباہلہ کے لئے دعوت دی۔

"شیخ محمد حسین بٹالوی اور دوسرے نامی مخالف مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ پس اگر مباہلہ کے بعد میری بد دعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا۔ تو میں اقرار کروں گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ یہ طریق فیصلہ ہیں۔ جو میں نے پیش کئے ہیں۔ اور میں ہر ایک کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اب سچے دل سے ان طریقوں میں سے کسی طریق کو قبول کرے"۔

(ضمیمہ انجام آتھم)

پھر لکھتے ہیں۔ "گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر جو اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر و توہین کو چھوڑے۔ اے مومنوں تم سب کہو آمین۔" (انجام آتھم) اس کا جواب یہ ہوا۔ کہ مخالفوں میں سے بعض جو مخالفت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ یہ سلسلہ (نعوذ باللہ) نیست و نابود ہو جائے۔ مباہلہ کے لئے میدان مقابلہ میں نکل آئے۔ اور وہ منہ مانگی موت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر گئے۔ مثلاً چراغدین جمونی۔ سعد اللہ لدھیانوی۔ ڈوئی امریکہ۔ لیکھرام وغیرہ مگر ایک شخص جو موت سے بہت ڈرتا تھا۔ یعنی مولوی ثناء اللہ امرتسری اس نے اس کا یہ جواب دیا۔ "چونکہ یہ خاکسار نہ واقع میں اور نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔ اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں۔" اس کے بعد چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کو چھوڑ دیتا۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شامل حال تھی۔ دیکھتا۔ اور ایمان لاتا۔ مگر موت کے پیالہ کو تو اس طرح ٹال دیا۔ کہ میں مباہلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور دوسری طرف مخالفت میں اور زیادہ ترقی کرتا گیا۔

-جسے کہ وہ وقت آن پہنچا۔ کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کے درمیان آخری سچا فیصلہ کرے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک خط مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے نام سے لکھا جس کے آخر میں یہ الفاظ لکھے۔

"ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرا اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں۔ اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے"۔

مولوی صاحب نے اس کے متعلق لکھا "اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں۔ کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون۔ ہیضہ وغیرہ سے مر جائے"۔ اور آخر لکھا "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے"۔

مباہلہ چونکہ خدا تعالیٰ کے قوانین میں سے ایک اٹل قانون ہے اس سے تو مولوی صاحب نے پیچھا چھڑا لیا۔ مگر اپنی طرف سے ایک اور خدا تعالیٰ کا قانون پیش کر دیا جس میں جھوٹوں اور مکاروں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں لمبی زندگی دیا کرتا ہے۔ تا وہ دنیا میں اور برے کام کر لیں۔ اور آخرت میں جہنم کے وارث ہوں۔ چونکہ یہ قانون مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا تسلیم کردہ تھا چنانچہ اس نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا تھا۔

"آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سنو من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) اور یمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو بل متعنا ھولاء و اباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی"۔ یہ ہے وہ خدائی قانون جو مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان فیصلہ کیلئے صحیح تسلیم کرتے ہوئے شائع کیا۔ اب دنیا گواہ ہے۔ اور واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ یہ قانون جس کو کہ معیار فیصلہ ٹھہرایا گیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے عین مطابق فیصلہ کیا۔ کہ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان کو لمبی عمر دیگئی۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لے۔ اب حق کے طالبوں کو چاہیئے کہ اس خدائی فیصلہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائیں۔ تا انہیں اخروی زندگی حاصل ہو سکیا مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اس فیصلہ پر نظر ثانی فرمائیں گے۔ جن لوگوں نے پہلے مباہلہ والے خدا تعالیٰ کے قانون کو سچا سمجھا۔ اور مباہلہ کیلئے میدان مقابلہ میں نکل آئے انہوں نے اپنی موت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی گواہی دی۔ اور جس نے خدا تعالیٰ کے دوسرے قانون کو کہ (خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد و نافرمان کو لمبی عمر دیا کرتا ہے) معیار فیصلہ ٹھہرایا۔ اسی نے اس کی زندگی کو حاصل کرتے ہوئے اسی قاعدہ کے مطابق نافرمان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچا ہونے کی گواہی دی۔

صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے خاص نشانات

ایک خاص حربہ جو مسیح موعودؑ کو دیا گیا۔ اور جس میں کوئی دوسرا آپ کا سہیم اور شریک نہیں۔ وہ تائیدات ربانی کی تجلیات ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اندرونی اور بیرونی منکرین اور مخالفین کو بلایا۔ کہ میں خدا کی طرف سے آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ مصفا غیب مجھ پر ظاہر کرتا ہے۔ قرآن مجید کے حقائق و معارف مجھ پر کھولتا ہے۔ اور میری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اگر تم اس دعویٰ میں میرے مکذب ہو۔ تو آؤ ان امور میں مقابلہ کرو۔ غیر مذاہب کو قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے دعوت دی۔ کہ یہ تمام برکات اور اثرات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل ہیں۔ تم اپنے باطل معبودوں اور خداؤں سے میرے مقابلہ میں نصرت چاہو اور دعائیں کرو۔ پھر پتہ لگ جائیگا ؎

کیست صادق کیست کاذب خود بگردد آشکار

اس مقابلہ میں کوئی نہیں آتا۔ اور اگر کوئی آتا ہے۔ تو وہ ذلیل و خوار ہو کر ہٹ جاتا ہے۔ یہ لاف و گزاف نہیں ہو سکتی۔ آپ کی پیشگوئیاں کس شان سے پوری ہوئیں۔ قرآن مجید کے حقائق و معارف کا جو خزانہ آپ نے دنیا کو دیدیا۔ اور قبولیت دعا کی ایک نہیں ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ اور ایک بھی نہیں جو ان کی تکذیب کر سکے۔ یا مقابلہ میں آ کر بامراد ہوا ہو۔ خود آپ کے سلسلہ کا قیام۔ قادیان کی ترقی اور سلسلہ کی وسعت یہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ جو براہین میں اس وقت کی گئیں۔ کہ نہ سلسلہ تھا۔ نہ آپ کا کوئی دعویٰ تھا۔ نہ کوئی جانتا تھا۔ یہ امور اتفاقی نہیں ہو سکتے۔ اور نہ کسی منصوبے سے ہو سکتی ہیں۔ اس لئے کوئی انسان اسباب پر قادر نہیں۔ کہ ایسے وقت میں کہ ایسے حالات ہیں کہ آنیوالے واقعات کے متعلق کوئی رائے قائم کی جا سکے۔ اپنی کامیابی اور دشمن کی ناکامی کی پیشگوئی کرے۔ اور پھر وہ کامیاب ہو۔ اور دشمن نامراد ہو۔ تفصیل کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو پڑھنا چاہیئے۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے تغیرات جو آپ کے عہد سعادت میں ہوئے۔ ان سب کے متعلق ایسے حالات میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اعلان کیا۔ کہ دنیا کی عقل و تدبیر اسے غلط قرار دیتی تھی۔ مثلاً ۱۹۰۵ء میں جو زلزلہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق پہلے سے پیشگوئی فرمائی تھی۔ لیکن زلزلہ کے بعد جاپان کے ایک ماہر زلزلہ نے اعلان کیا۔ کہ اب کوئی زلزلہ نہیں آئیگا۔ جب اس اعلان کی خوب اشاعت ہو چکی۔ تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر فرمایا۔ کہ زلزلہ آئیگا۔ چنانچہ اس کے بعد زلازل آئے۔ اور انہوں نے سخت نقصان پہنچایا۔ یا اسی طرح تقسیم بنگال کی پیشگوئی ہندوستان اور انگلستان کے تمام مدبر اور ذمہ وار سیاستدان اسے اٹل قرار دے چکے تھے۔ مگر آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اعلان کیا کہ یہ حکم منسوخ ہوگا۔ اور بنگال کی دلجوئی ہو گی۔ آخر وہی ہوا۔ جو آپ نے اعلان کیا تھا۔ اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں۔ ہر پیشگوئی کے متعلق اگر ہم غور کریں۔ تو اس کی شان معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ کن حالات میں ہوئی تھی۔ اور پھر کیونکر پوری ہوئی۔ غرض یہ بھی آپ کی سچائی کی ایک دلیل ہے۔

ایک اور دلیل جو میں نے آپ کی سچائی کی ہمیشہ مشاہدہ کی ہے۔ وہ آپ کا پیغمبرانہ امید ہونا تھا۔ انسانی فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ مصائب اور شدائد کے وقت وہ گھبرا جاتی ہے۔ اور بعض اوقات اس کے پائے ثبات میں ایسا تزلزل واقعہ ہوتا ہے۔ کہ ایک قوی دل اور قوی ہیکل انسان بھی اپنے مقام سے ہل جاتا ہے۔ اور ان ساعات عسر و ابتلا میں وہ ناکردنی اور ممنوع افعال کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدظن ہو کر اس کا شکوہ کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے دیکھا۔ کہ کسی مصیبت اور کسی ابتلا نے آپ کو پریشان نہیں کیا۔ بلکہ ایسے موقعہ پر آپ فرمایا کرتے۔ کہ یہ ابتلا تو اکسیر اور کیمیا کا نسخہ ہے۔ اور کبھی کبھی اسے عید کا دن بھی سمجھتے۔ آپ کی زندگی میں دشمنوں کے ہر قسم کے حملے۔ اولاد میں سے بعض کا چھوٹی اور بڑی عمر (جوانا مرگی) میں فوت ہونا۔ ایسے واقعات ہیں۔ جو میری آنکھوں کے سامنے سے گزرے۔ لیکن ان واقعات نے کبھی آپ کو مایوس نہ کیا۔ اور نہ کبھی خدا تعالیٰ کا کوئی شکوہ آپ کے فعل اور قول سے ظاہر ہوا۔ بلکہ ہر حالت میں آپ رضا بالقضا کا ایک زبردست نشان تھے۔ اس کی وجہ یہ نہ تھی۔ کہ آپ انسانی جذبات اور فطرتی تاثرات سے نعوذ باللہ خالی تھے نہیں آپ سے بڑھ کر رقیق القلب کون ہوگا۔ مگر اس قلب پر خدا تعالیٰ کی محبت اس کی قوت و قدرت کا ایک ایسا تسلط تھا۔ کہ آپ پیغمبرانہ امید کی صورت میں نمودار ہوتے تھے۔

بارہا دیکھا کہ مشکل سے مشکل امر آپ کے سامنے آیا۔ اور حاضرین کو اس کے نتیجہ سے افسوس اور یاس کا رنگ پیدا ہونے لگا۔ مگر آپ نے مسکرا کر نہایت مسرت اور جوش سے فرمایا۔ کہ یہ خوب ہوا۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا۔ مایوسی آپ کے قریب آتی ہی نہ تھی۔ اس لئے کہ آپ کا دل امید سے پر تھا۔ اور آپ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کی ایک مجسم تفسیر تھے۔ نہ صرف آپ پر امید دل رکھتے تھے۔ بلکہ اس کے اثرات دوسروں کے قلب پر بھی ڈالتے تھے۔ موسیٰ ابن عمران کی طرح ان معی ربی نہ کہتے تھے۔ بلکہ اپنے آقا و محسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو کر ان اللہ معنا کا نظارہ دکھلاتے تھے۔ خدا تعالیٰ پر یہ یقین یہ معرفت اور یہ امید پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا تعالیٰ کو جھرۃً کوئی شخص دیکھ نہ لے۔ اور یہ ایمان انبیاء علیہم السلام کے سوا دوسروں کو میسر نہیں آ سکتا۔ اور یا پھر اس جماعت میں اس کا رنگ آتا ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کی صحبت میں تیار ہوتی ہے۔ اور ان کے ذریعہ کھلے کھلے نشان دیکھتی ہے۔ اور خدا کو دیکھ کر وجود پر یقین کر لیتی ہے۔

اس وقت تک وہ لوگ زندہ موجود ہیں۔ جو اپنی عملی شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ وہ مصائب اور مشکلات کی ساعات میں آپ کی مجلس میں گئے۔ اور جبکہ دنیا کے تمام اسباب اور سامان ان کو منقطع نظر آتے تھے وہ

کیا کشمیر کے مسلمان امن میں ہیں؟

بے کس اور بے بس مسلمان روح فرسا مظالم کا شکار بنائے جا رہے ہیں

وزیر اعظم کی مسلمان معززین سے گفتگو

۱ر اگست کو راجہ ہری کشن صاحب کول نے ہر پیشہ کے معزز اصحاب اور گزیٹڈ افسروں کو مدعو کر کے کہا۔ کہ کشمیر میں ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ تمام ریاست میں امن و امان تھا۔ اب چند دنوں سے ہندو مسلم کشیدگی شروع ہوئی ہے۔ خرمن امن پر بجلی گری ہوئی ہے۔ مسلمانوں کے جو مطالبات ہیں۔ مہاراجہ صاحب ان کو سننے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اور اگر معقول ہوں۔ تو انہیں منظور بھی کرنے کے لئے تیار ہیں مسلم نمائندوں کو معروضات پیش کرنے کے لئے بلایا گیا تھا لیکن وہ نہ آئے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ مسلمانوں کو آخر چاہیئے کیا۔ وہ کیوں ایجی ٹیشن پھیلا رہے ہیں۔ ہر امن پسند شہری کا فرض ہے۔ کہ وہ بد امنی کا انسداد کرے۔ وغیرہ وغیرہ

یہ ہے خلاصہ اس تقریر کا جو سر ہری کشن کول نے اس موقعہ پر کی اس مجمع میں سے ایک صاحب نے کہا۔ لیڈروں کے ساتھ مشورہ کر کے کل چار بجے آپ کو ان کے مطالبات سے مطلع کریں گے۔

مسلمانوں کی میٹنگ

۱ر اگست کو ان اصحاب کی میٹنگ پیر مقبول شاہ صاحب کے ہاں قرار پائی۔ وہاں مسلمانوں کے برگزیدہ لیڈرز بھی مدعو تھے۔ ان لیڈروں کے سامنے اس مجمع میں سے خواجہ نواب شاہ صاحب نے اختصار کے ساتھ راجہ ہری کشن صاحب کول کی تقریر پیش کی۔ ان تمام باتوں کے جواب میں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے شیخ عبد اللہ صاحب نے نہایت مدلل اور مشرح تقریر کی۔

کشمیر کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کے خوشگوار رہنے کی وجہ

سب سے پہلے شیخ صاحب نے کہا۔ کہ آج تک اگر ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار رہے۔ تو اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ مسلمانوں کے خون سے ہندو پلتے تھے۔ مسلمان سوئے ہوئے تھے۔ انہیں احساس نہ تھا۔ کہ ان کے اپنے حقوق کیا ہیں۔ اور دوسروں کے حقوق کیا۔ مگر اب جب یہ مسلمان ذرا خواب غفلت سے بیدار ہوئے ہیں۔ تو انہیں یہ بھی محسوس ہونے لگا ہے۔ کہ ہندو بھیڑ بکری کی طرح مسلمانوں کا گوشت اپنے لئے حلال سمجھتے ہیں۔ اور ان کے خون پر گزارہ کرنا ثواب یقین کرتے ہیں اس پر مسلمانوں کو یہ خیال ہوا۔ کہ آخر وہ بھی تو انسان ہیں اس خیال نے ان میں انسانی حقوق کے جذبات پیدا کئے۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ خاص طور پر انسانی حقوق کی آواز بلند کرنے لگا۔ حتی کہ مسلمانوں میں یہ ایک عام احساس پیدا ہوا۔ کہ فی الواقعہ یہ ان کا حق ہے۔ کہ ان کے ساتھ کشمیر میں انسانوں والا سلوک ہو۔ اسی احساس سے اس آواز سے اور اس جد و جہد سے ہمارے برادران وطن بہت ناخوش ہوئے۔ مدت مدید سے یہ برادران وطن مسلمانوں کے حقوق غصب کئے ہوئے ہیں۔ اب چونکہ مسلمان اپنے غصب شدہ حقوق واپس لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس فریق کا جس کے پاس سے حقوق لئے جانے تھے۔ ناراض ہونا ایک لازمی امر ہے۔ پس راجہ ہری کشن کول کو اگر اس وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ تعلقات ہندو اور مسلمانوں کے ناخوشگوار ہیں۔ تو اسی لئے کہ مسلمان اس گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو انسان سمجھنے لگے۔ راجہ صاحب کا مسلمانوں سے یہ کہنا۔ کہ تعلقات کیوں بگڑ گئے۔ یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ مسلمان اس ناخوشگوار فضا کے ذمہ دار ہیں انہیں اسی طرح اپنے آپ کو بھیڑ اور بکری سمجھنا چاہیئے۔ جیسے کہ وہ پہلے سمجھتے تھے۔ اور یہ خیال چھوڑ دیں۔ کہ وہ انسان ہیں۔ تاکہ پھر ہندو اور مسلمان دوست بن جائیں۔

موجودہ بد امنی کا ذمہ وار کون ہے؟

اس کے بعد شیخ صاحب نے موجودہ بد امنی کے سوال کے متعلق فرمایا۔ دراصل یہ ساری بد امنی گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ پہلے جیل کے دروازہ کے سامنے مسلمانوں کے پر امن مجمع پر اس حالت میں جبکہ وہ نماز کی تیاری میں تھے گولی چلانا حکومت کی پہلی غلطی ہے۔ اس بے گناہ خون نے مسلمانوں کو بہت مشتعل کیا۔ تاہم انہوں نے کمال صبر کے ساتھ اس واقعہ کو برداشت کیا۔ اور اپنی طرف سے پر امن رہے مگر اس پر بھی حکومت چین سے نہ بیٹھی بلکہ سب ہندوؤں نے کئی خون کئے۔ اور تاریں دیں۔ کہ ہم لوٹے گئے مارے گئے۔ تو ہندو نواز حکومت نے آناً فاناً ڈوگرا فوج بھیج کر وہ طوفان بے تمیزی مچا دیا۔ کہ جس کے بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شیخ صاحب نے ان تمام مظالم کو گنا۔ مثلاً ہندوؤں کا ڈوگرا فوج کے ساتھ مل کر خون کا بازار گرم کرنا لوٹ مچانا۔ پردہ نشین عورتوں کی بے حرمتی کرنا وغیرہ۔ یہ ایک نہایت دردناک اپیل تھی۔ جس سے تمام مجمع میں رقت پیدا ہو گئی۔ آخر میں فرمایا دراصل حکومت ہی ہے جو بد امنی کی ذمہ وار ہے۔ اور ہم ایک غیر جانبدار کمشن کے سامنے حکومت کی ان تمام غلطیوں کو دکھا کر یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب باہر کے غیر جانبدارانہ کمشن کی اجازت نہیں دیتے۔ مہاراجہ صاحب کی مقرر کردہ انکوائری کمیٹی پر ہمیں اعتماد نہیں۔ کیونکہ یہ وہی مشنری ہے۔ جو مسلمانوں کے خون کی پیاسی ہے یہاں پر یہ کہہ دینا ضروری ہے۔ کہ راجہ ہری کشن صاحب تو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو وفد کے متعلق تار کے جواب میں یہ کہتے رہے۔ کہ اب کشمیر میں امن ہے اور سابقہ حالت بحال ہو گئی ہے۔ اگر ایسا ہی تھا تو انہیں کیا ضرورت پڑی۔ کہ وہ تمام ذی عزت اشخاص اور گورنمنٹ کے ملازموں کو مدعو کر کے کہتے ہیں۔ کہ آپ موجودہ بد امنی کو مٹانے کی کوشش کریں۔

مہاراجہ صاحب سے ملاقات

اس کے بعد شیخ صاحب موصوف نے مطالبات کے متعلق ذکر کیا اور کہا۔ کہ ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ ہم حضور مہاراجہ بہادر کی خدمت میں اپنے معروضات اور مطالبات پیش کریں۔ اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ حضور مہاراجہ از راہ عنایت خسروانہ ہماری تمام شکایات کو سنیں گے۔ مگر آج تک حکام نے ہمیں موقعہ نہ دیا۔ کہ ہم اپنے معروضات پیش کر سکیں پہلے جو موقع دیا گیا تھا۔ وہ وہی دن تھا۔ جو کہ ہر کس و ناکس کے لئے مہاراجہ صاحب نے معروضات سننے کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ ہم نے یہ مناسب نہ سمجھا۔ کہ ہم چھتیس لاکھ مسلمانوں کے معروضات اس بے عزتی کے ساتھ پیش کریں۔ علاوہ ازیں ہمیں تو اس مقررہ تاریخ سے دو ہی دن پہلے رہا کیا گیا تھا۔ اس لئے بھی ہم معذور تھے۔ پھر دوسرا جو موقع دیا گیا۔ اس کی اطلاع گورنر صاحب کی دانشمندانہ تدبیر سے ہمارے پاس صرف چار گھنٹہ پہلے پہنچی۔ ہمارے چند ایک نمائندے سٹیشن سے باہر تھے۔ اس وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ یہ حالات تھے۔ کہ پچھلے مواقع سے شرف ملاقات سے ہم محروم رہے۔ ورنہ ہماری دلی یہ خواہش ہے۔ کہ ہم حضور مہاراجہ بہادر کی خدمت میں حاضر ہو کر کمال ادب کے ساتھ اپنے تمام احوال سے انہیں واقف کریں۔ ہمارے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ کیونکہ منسٹروں کی مخالفانہ تدابیر ہمارے لئے ایک دیوار آہنی ہے۔ جس کی وجہ سے مہاراجہ بہادر ہمارے اصل حالات سے ناواقف ہیں۔

مسلمان ملازمین سے اپیل

آخر میں شیخ صاحب نے تمام گورنمنٹ افسروں سے خصوصاً اور جملہ حاضرین مجلس سے عموماً انسانیت کے نام پر اپیل کی۔ اور فرمایا۔ اگر وہ اس وقت اسلام کے ناموس کے لئے ہماری امداد نہ کریں گے۔ تو تمام قوم کا بوجھ ان کے کندھوں پر تا عمر رہے گا۔ وہ حسب ضرورت متفقہ طور پر اپنے استعفے پیش کریں۔ اور قومی پلیٹ فارم پر آ کر قوم کی خدمت کریں محض تنخواہ کی خاطر اپنی قوم کو تباہ نہ کریں۔

ایک کمسن بچہ پر فوجیوں کا ظلم

شیخ صاحب کا لیکچر ابھی ختم ہوا ہی تھا۔ کہ باہر سے شور و غوغا کی آواز آئی۔ تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ دیکھا کہ ایک چھوٹا بچہ

ایک شخص کی گود میں ہے۔ دو تین ہزار کا مجمع جمع ہے کئی لوگ رو رہے ہیں۔ اور واویلا کی صدائیں آ رہی ہیں۔ اس معصوم بچہ کے سر سے بکثرت خون بہہ رہا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ ملٹری کے سپاہیوں کی کار کر دگی ہے۔ جب یہ لوگ ان کے نمبر نوٹ کرنے گئے۔ تو انہوں نے ان پر گولی چلانے کا نشانہ باندھ لیا۔ غرضیکہ ملٹری سپاہیوں کے اس وحشیانہ سلوک سے عوام میں ایسا ہیجان پیدا ہو گیا تھا۔ کہ خدا معلوم نوبت کہاں تک پہنچتی۔ اگر لیڈران قوم عین موقعہ پر حاضر نہ ہوتے۔ آخر شیخ صاحب نے زخمی بچہ کو شفاخانہ میں بھیجنے کا انتظام کیا۔ اور لوگوں کو مخاطب کر کے امن اور صبر کی تلقین کی۔ اور مجمع امن سے منتشر ہو گیا۔

ایک عورت کی لاش

اس کے بعد پتہ لگا۔ کہ جامع مسجد میں ایک نعش لائی گئی ہے۔ اور لوگ انتظار میں ہیں۔ کہ لیڈران قوم اس کو دیکھیں۔ اس پر ہم حضرت جامع مسجد میں گئے۔ اور دیکھا کہ ایک عورت کی لاش ہے۔ جو دریا سے ڈبو دی گئی تھی۔ حالات وہاں بھی بہت خراب تھے۔ لوگوں میں اشتعال تھا۔ ایک اشارے کے منتظر تھے۔ آخر شیخ صاحب نے وہاں بھی مجمع کو امن اور صبر کی تلقین کی۔ اور تمام مجمع بعد نماز امن کے ساتھ منتشر ہو گیا۔

ایک عورت کو برہنہ کر دیا گیا

اس کے بعد شیخ محمد عبد اللہ صاحب اپنی پارٹی کے جائے رہائش پر پہنچے۔ تو دیکھا۔ کہ اور آدمی انتظار میں ہیں۔ پوچھنے پر جو حالات معلوم ہوئے۔ وہ نہایت اشتعال انگیز تھے۔ بیان کیا گیا۔ کہ نواکدل کی ایک غریب مسلمان عورت اسے پر جا رہی تھی۔ کہ ایک نوجوان پنڈت مندر سے باہر نکلا جس نے اس عورت کے گلے سے اس کا پھرن پکڑ کر اسے چاک کر دیا۔ اور اس طرح اسے برہنہ کر دیا۔ وہ بیچاری شرم کی ماری نیچے گر پڑی۔ اور روتی رہی یہ بات سن کر ہر ایک وہ شخص جو ذرا بھر بھی انسانیت۔ اور غیرت کا مادہ رکھتا ہے۔ پریشان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن مسٹر محمد عبد اللہ صاحب اور عبد الرحیم صاحب نے ان لوگوں کو بھی صبر اور امن کی تلقین کی۔

یہ چند واقعات جو میں نے اوپر کی سطور میں پیش کئے ہیں چند گھنٹوں کے اندر اندر رونما ہوئے۔ باوجود اس قدر مصائب اور مظالم کے جو بے زبان مسلمانوں پر آج کل کشمیر میں توڑے جا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ماہر کانگریس آنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ کشمیر میں امن ہے۔ جناب کیا وہ یہی امن ہے۔ کہ جو اوپر کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کشمیری مسلمان اس وقت تک تمام مصائب اور تشدد برداشت کر رہے ہیں۔ مگر وہ وقت آ گیا ہے۔ جبکہ صبر کا پیالہ لبریز ہو چکا ہے ✣

(نامہ نگار)

مسلمان لیڈروں کو قتل کرنیکی منظم سازش

مسلم رعایا کشمیر جب سے اپنے جائز حقوق کے لئے اٹھی ہے۔ غاصب فریق کے کیمپ میں کچھ بے طرح کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اور وہاں چند نوجوانوں سے اس طرح ہراساں ہو رہا ہے۔ کہ کوئی عقل کی بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی۔ کئی دن سے یہ خبر چکر لگا رہی ہے۔ کہ ایک منظم سازش کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شیخ محمد عبد اللہ مسلم نمائندہ کشمیر لیڈو سبالی۔ غلام عباس۔ گوہر رحمان ساکنان جموں کو قتل کرا دیا جائے چار ہزار روپیہ فراہم کیا گیا ہے۔ (نام عمداً نہیں لیا) صاحب نے چار سکھوں کو بلا کر ان سے کہا۔ آپ کو ہر ایک کے قتل پر تین ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ اور تین ہزار روپیہ مقدمہ کے لئے رکھا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا۔ کہ اول تو آپ کو موت کا ڈر نہیں۔ کیونکہ عدالت میں کافی رسوخ ہے۔ لیکن جسٹس دلال کا ذرا ڈر ہے۔ شاید اپیل میں وہ نہ چھوڑے کیونکہ بڑا خشک ہے۔ تاہم بچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائیگی لیکن تم نچیا سے ابھی سمجھدار انسان ختم نہیں ہو گئے۔ اس لئے سکھوں میں جو معمر اور سمجھ دار تھا۔ اس نے کہا (۱) قومی لیڈر کا قتل خواہ وہ کوئی ہو۔ میرے نزدیک قوم کا قتل ہے۔ (۲) اگر ہم پکڑے گئے۔ تو مسلمان اور سکھ قوم میں عداوت کا بیج بو یا جائے گا۔ (۳) نہ معلوم مسلمان ہمارا کون لیڈر پنجاب میں قتل کر دیں۔ (۴) میں اس فعل بد کے بدلے دنیا کی دولت پر لات مارتا ہوں۔ اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ایسے بد ارادوں سے باز آؤ۔ اور رعایا کے ساتھ عدل و انصاف کر کے ان کے دل خرید لو۔ ورنہ چار لیڈروں کے قتل سے چار سو لیڈر پیدا ہو جائیں گے۔

میں نے جب یہ خبر سنی تو ایک جموں کے لیڈر کو جا کر سنائی۔ اس نے کہا۔ قوم کے خادموں کی زندگی ایک بیج کی طرح ہوتی ہے جب تک بیج کسان کے پاس پڑا رہے۔ واحد ہی رہتا ہے۔ جونہی زمین میں بکھیرا جائے۔ ایک دانہ کے بدلہ ہزار دانہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جونہی ہمارا خون زمین پر پڑے گا۔ ایک ایک قطرے سے ایک ایک لیڈر پیدا ہو جائیگا۔ اس لئے کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اور ہم اپنے قتل پر راضی ہیں۔ لیکن جب سے اس خبر نے مسلم حلقہ شہر میں گشت لگائی۔ تو جوش بڑھ گیا۔ نمائندگان کی خاطر جو لوگ تو الگ رہے۔ یہاں شہر بھی اپنا خون گرانا فخر سمجھنے لگے ہیں میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ اس بد ارادہ کا انجام نہایت خطرناک ہوگا۔ متعلقہ اصحاب اس سے باز آئیں۔ اور حکومت کے استحکام کے لئے نیک تجاویز سوچیں ✣

(نامہ نگار)

مسلمانانِ جموں کی حالتِ زار

جموں میں کئی دنوں سے دفعہ ۱۴۴ جاری ہے۔ اور ہم مسلمانوں پر اس قدر جبر اور تشدد روا رکھا جا رہا ہے۔ کہ جس کا بیان کرنا محال ہے۔ کاروبار سب بند ہیں۔ ہڑتالیں شروع ہیں۔ ہر محکمہ نے مسلمانوں کو نشانہ تشدد بنا رکھا ہے۔ اور ہر محکمہ اپنے اختیارات کے مطابق ہر پہلو سے ایذا دے رہا ہے۔ رات کو ڈنڈا پولیس اور ڈوگرہ ہندو رسالہ کے سوار سونے نہیں دیتے۔ ہم لوگ دن رات ہراساں اور سہمے ہوئے رہتے ہیں۔ ہم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ہمدردی کے بحد شکر گزار ہیں۔ جو اس مصیبت کے وقت ہماری دستگیری فرما رہے ہیں۔ لیکن یہ روش بہت نرم اور دھیمی ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ حکومت ہم کو طرح طرح کے مظالم سے عاجز نہ کر دے۔ ہمیں اس حکومت کے پنجہ ستم سے نجات دلانے کی جلد کوشش کرنی چاہیئے کچھ نمائندے ہمارے کشمیر میں محصور ہیں۔ اور کچھ نوجوان ۱۴ اگست کے جلوس کی وجہ سے ملٹری نے زخمی کر دیئے ہیں۔ اور باقیماندہ ۲۷ اشخاص جو اچھے قابل اور جانباز تھے۔ گرفتار کر لئے گئے ہیں جن کے ساتھ جیل میں خونی اور بدمعاش قیدیوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے بلکہ تشدد زیادہ ہے۔ اس عرضداشت پر مسلمانان ہند توجہ فرمائیں۔ اور گورنمنٹ سے مطالبہ کریں۔ کہ ہمیں مصیبت کی زندگی سے نجات دلائے۔ خاکساران مسلمانان شہر جموں

مظالم کے علاوہ فریب کاری

اگرچہ ریاست کشمیر نے نہایت ہی سخت سنسر کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ سواریوں خاص کر مسلمانوں کی جامہ تلاشی لی جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی اسکے مظالم کا کچھ نہ کچھ حصہ ہندوستان کے چاروں طرف پھیل گیا۔ جس سے ہر مذہب و ملت کے شریف انسان حیرت زدہ ہو گئے۔ پنجاب میں جلیانوالہ باغ کے سانحہ جانگداز کو وحشیانہ قرار دیا جاتا تھا مگر اس خطہ میں جو مظالم توڑے گئے۔ جلیانوالے باغ کو ان سے کچھ نسبت نہیں۔ یہاں چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں بھی تختۂ مظالم بننے سے نہ بچ سکیں۔ ابھی کل نوشہرہ میں ایک پانچ سالہ لڑکا کھیل رہا تھا۔ کہ ملٹری کی پیٹرول والی گاڑی جس میں سپاہی سوار تھے۔ بغیر ہارن کرنے کے نہایت لاپرواہی سے گزری اور پانچ سالہ بچہ کو زخمی کر گئی ابھی اس بچہ کی دیکھ بھال ہی ہو رہی تھی۔ کہ خبر آئی۔ ایک مسلمان عورت دریا میں بہہ رہی ہے۔ والنٹیر گورکے باہمت نوجوان اٹھا لائے۔ ملاحظہ پر معلوم ہوا۔ کہ اسے مار کر دریا میں پھینک دیا گیا۔ لاش شفاخانہ بھیجی گئی تو پولیس افسران نے ڈاکٹر کو منع کر دیا۔ کہ اس کے نتائج سے مسلمانوں کو مطلع نہ کیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے نتائج بتلانے سے انکار کر دیا۔ مظالم کا یہ سلسلہ ایک ہفتہ گذرنے پر بھی بند نہیں ہوا۔ اس سے بھی بڑھ کر ایک اور کمینہ حرکت کا سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک ذمہ وار عہدیدار [illegible]

[illegible] بدمعاش عہدیداروں سے التجا کرتے ہیں۔ کہ ان ظالمانہ کارروائیوں سے اب کام نہیں چلے گا۔ اسی سلسلہ میں ایک گوجر کو جو دودھ فروخت کرنے کے لئے آیا تھا۔ کہا گیا۔ کہ تم مجھ کو کہ مجھے فلاں لیڈر نے کہا تھا۔ کہ تم لوٹ مار کرنے جاؤ۔ مگر میں نہیں گیا اسے دو سو روپیہ کا لالچ دیا گیا۔ مگر وہ ہم بھی پیسے میں نہ پھنسا۔

نامہ نگار

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر "کشمیر ڈے" کس طرح منایا گیا

سارے ہندوستان میں مسلمانان کشمیر کی حمایت میں پُرجوش جلوس اور عظیم الشان جلسے

اگرچہ الفضل کے گزشتہ کئی پرچوں کا بہت سا حصہ ان اطلاعات کے لئے وقف کر دیا گیا۔ جو ۱۴ راگست کے کشمیر ڈے کے متعلق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سکرٹری مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے قادیان کو موصول ہوئیں۔ اور اطلاعات نہایت اختصار کے ساتھ درج کی گئیں۔ تاہم ابھی تک اطلاعات بکثرت موصول ہو رہی ہیں۔ اس لئے اس پرچہ میں بھی خلاصۃً درج کیجاتی ہیں:۔

ایڈیٹر

تلونڈی ضلع لائل پور میں جلسہ

۱۴ راگست کشمیر ڈے کی تحریک پر ایک جلوس نکالا گیا جو ہر گلی کوچہ میں گشت کرتا ہوا۔ عین مسجد کے پاس ختم ہوا پھر بصدارت چوہدری محمد بخش صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ خاکسار فضل الدین

حیدر آباد میں خواتین کا جلسہ

۱۴ راگست خواتین حیدر آباد اور سکندر آباد کا ایک جلسہ زیر انتظام بیگم صاحبہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب و بیگم صاحبہ سید ہمایوں مرزا صاحب کے بنگلہ پر منعقد ہوا چندہ بھی جمع کیا گیا۔ (نامہ نگار)

کٹک میں جلسہ

۱۴ راگست مسلمانان کٹک کا ایک جلسہ مسلمانان کشمیر کی حمایت میں منعقد ہوا۔ جس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ خاکسار سید عبدالمنعم

نارہ میں جلسہ

۱۴ راگست ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔ تمام طلباء ہاتھوں میں جھنڈیاں لئے ہوئے پُرجوش نظمیں پڑھتے جاتے تھے۔ گاؤں کی تمام گلیوں میں چکر لگاتے ہوئے جلوس ۹ بجے مسجد سیداں والی میں پہونچا۔ جہاں صوبیدار امیر خاں صاحب پنشنر کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی الہ دین صاحب امام مسجد نے تلاوت قرآن شریف کی۔ بعدہٗ ملک عبدالغفار صاحب نے ایک مضمون ریاست کے متعلق حاضرین کو سنایا۔ جس سے لوگوں کو حکومت کشمیر کے مظالم سے واقفیت ہوئی۔ بعدہٗ خاکسار نے تقریر کی۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

خاکسار کرم شاہ مدرس

مریالہ ضلع اٹک میں جلسہ

۱۴ راگست جلوس نکالا گیا۔ جس میں کافی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ پھر بوقت ۲ بجے بڑی مسجد میں بصدارت خان ملک الہ یار خاں صاحب نمبردار جلسہ منعقد ہوا۔ منشی غلام رسول صاحب سکرٹری اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ بعدازاں صاحب صدر نے تقریر فرمائی اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

خاکسار روشن دین

تیجہ کلاں ضلع گورداسپور میں جلسہ

۱۴ راگست قصبہ تیجہ کلاں میں بعد نماز جمعہ حکومت کشمیر کے مظالم پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ خاکسار۔ عبدالعزیز

ٹرپئی ضلع امرتسر میں جلسہ

۱۴ راگست زیر صدارت چوہدری خدا داد صاحب نمبردار دیہہ جلسہ منعقد ہوا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

سکرٹری جلسہ

گولیکی ضلع گجرات میں جلسہ

۱۴ راگست مسلمانان گولیکی کا ایک جلوس مسجد احمدیہ سے مرتب ہو کر زیر انتظام جماعت احمدیہ گولیکی تمام گولیکی کا چکر لگا کر دائرہ محلہ غربی میں ختم ہوا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک تین بجے خاکسار کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مولوی غلام قادر صاحب نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد میر بسمل صاحب نے جموں کے واقعات توہین کلام اللہ سے لے کر اس وقت تک کے مفصل اور مشرح طور پر بیان کرتے ہوئے۔ مجوزہ ریزولیوشنز پیش کئے جو بالاتفاق منظور ہوئے۔

خاکسار امام الدین صدر جلسہ

ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں جلسہ

۱۴ راگست۔ خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا مرزا محمد حسین صاحب نے کشمیر کے مسلمانوں پر مظالم اور ان کی اس وقت کی دردناک حالت کے متعلق نہایت دردانگیز پیرائے میں تقریر کی۔ پھر چندہ جمع کیا گیا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ نیاز مند مرزا عبدالکریم

چک ۲۳ جنوبی میں جلسہ

۱۴ راگست جلوس نکالا گیا حالات کشمیر کے متعلق چند نظمیں باآواز بلند تمام بازاروں میں پھر کر پڑھی گئیں جلسہ شام کے چھ بجے منعقد ہوا۔ سید کرامت علی شاہ صاحب احمدی نے رسالہ حالات کشمیر پڑھ کر سنایا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ (نامہ نگار)

قادر آباد ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۱۴ راگست کشمیر ڈے اس چھوٹے سے گاؤں میں بڑے جوش سے منایا گیا۔ دن کے پہلے حصہ میں ڈھول کے ساتھ جلوس نکالا گیا۔ جلوس نے قریب کے دیہات میں شدت گرمی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پھر کر کشمیر کے حالات لوگوں کو سنائے۔ جس پر متصلہ دیہات کے لوگ جوق در جوق شریک جلسہ ہوئے۔ چوہدری محمد حسین صاحب رئیس قادر آباد پریزیڈنٹ جلسہ تجویز ہوئے۔ قاضی نور احمد صاحب نے تقریر کی۔ بعد ازاں مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

خاکسار غلام محمد

سارچور ضلع گورداسپور میں جلسہ

۱۴ راگست جلسہ منعقد ہوا۔ پریزیڈنٹ جناب چوہدری خادم حسین صاحب بی اے آنریری مجسٹریٹ قرار پائے۔ چوہدری صاحب موصوف نے تقریر کی۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ (امیر جماعت احمدیہ سارچور)

پھیروچیچی ضلع گورداسپور میں جلسہ

۱۴ راگست موضع پھیروچیچی میں کشمیر کے متعلق زیر صدارت میاں عبداللہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ گرد و نواح کے دیہات مثلاً جینڈر، نانو وال، بھینی، سکھاؤ اور ڈوکھے کے احباب بھی شامل تھے۔ کشمیر کے موجودہ حالات کے متعلق چوہدری فضل احمد صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے کشمیر کے مسلمانوں پر جو جو مظالم ہو رہے ہیں ان سے احباب کو آگاہ کیا بعد ازاں میاں عبداللہ صاحب صدر موصوف نے کشمیر کے دردناک واقعات پر تقریر فرمائی جس کا لوگوں پر خاص اثر ہوا۔ بعد ازاں مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ خاکسار سلطان علی سکرٹری

بنگہ ضلع جالندھر میں جلسہ

۱۴ راگست کشمیر ڈے کا جلسہ بڑی شان و شوکت سے زیر صدارت مولوی رحمت اللہ صاحب پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی بنگہ منعقد کیا گیا۔ جس میں قصبہ بنگہ کے علاوہ لنگیری، کھاچوں، جنڈیالہ اور گنا چور کے مسلمان بھی شامل تھے۔ حاضرین کی تعداد پانچ صد سے زائد تھی اس جلسہ میں مولوی رحمت اللہ صاحب پریزیڈنٹ میاں عطا محمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں اور مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس کئے گئے۔ احقر فضل الدین بنگوی سکرٹری تبلیغ بنگہ

بہاولپور کے واقعۂ قتل کے متعلق

ہندوؤں کی غلط بیانیاں

(از نامہ نگار خصوصی)

بہاولپور شہر کے ایک ہندو ساہوکار مسمی کھلندہ رام کے واقعہ قتل کے متعلق بعض ہندو اخبارات کے مراسلہ نگاروں نے بے حد غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اور ایک انفرادی واقعہ کو ایک ہی لمحہ میں مذہبی جنون کا فعل، سازش کا نتیجہ، پولٹیکل معاملہ اور فرقہ داری کا شعشہ قرار دیدیا ہے۔ بعض شوریدہ سروں نے تو اسی واقعہ کو کشمیر کا بدلہ لینے کی خاطر بہاولپور کے خلاف ایک بہانہ اور بنائے فساد قرار دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور چونکہ اس سے مزید غلط فہمیاں اور بدگمانیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے بحیثیت ایک انصاف پسند اور حق گو انسان کے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ صحیح واقعات جن کا مجھے علم ہؤا ہے۔ پبلک کی آگاہی کی خاطر حق شناس طبائع کے سامنے پیش کر دوں۔

ملزم فضل کرانی ایک ۷۵ سالہ بڈھا شخص بہاولپور کے قریب کے ایک گاؤں میں اچھی زمیندارہ پوزیشن رکھتا تھا۔ بدقسمتی سے متوفی کھلندہ رام سے اس نے کچھ روپیہ بطور قرضہ لیا۔ مگر جیسے مسلمانوں کی عادت ہے۔ اپنی جہالت کی وجہ سے ایک کے دس بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ روپیہ ادا کر دیا۔ اور پھر بھی مقروض کا مقروض ہی رہا۔ کئی سال گزر گئے۔ اس کے گاڑھے پسینے کی کمائی بنیا مذکور کے قبضہ میں آتی رہی۔ اور قرضہ (اصل زر) بدستور قائم رہا۔ حتٰی کہ اراضی زرعی بھی مستاجری پر ملزم کے ہاتھ سے نکلکر بنیا کے قبضہ میں چلی گئی۔ اس دوران میں ساہوکار مذکور نے ملزم پر زیر دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند دھوکا دہی کا مقدمہ دائر کیا۔ جسمیں علاوہ جرمانہ مقروض ملزم کو تین ماہ قید کی سزا بھی ہوئی۔ ملزم نے اپیل دائر کی۔ مستغیث نے سزا بڑھائے جانے کے لئے درخواست گزاری۔ اس پر ملزم اور مستغیث کے درمیان کدورت بہت بڑھ گئی۔ ملزم ۱۵ اگست ۱۹۳۱ء کو جو تاریخ سماعت سشن کورٹ کی طرف سے مقرر کی گئی تھی۔ علی الصباح ساہوکار مذکور کی دوکان پر آیا۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ وہ سختی اور تشدد کے طریق کو چھوڑ دے۔ اور نرمی اور رفق کے ساتھ معاملہ طے ہونے کی صورت پیدا ہونے دے۔ اس پر متوفی ساہوکار بگڑ گیا۔ اور ملزم کے ساتھ بخش کلامی سے پیش آیا۔ ملزم پہلے سے ہی ستم رسیدہ تھا۔ اس کا اکلوتا بیٹا مر چکا تھا۔ جائداد قبضہ سے نکل چکی تھی۔ اپنے پوتوں کو مفلوک الحالی میں دیکھ دیکھ کر دل ہی دل میں کُڑھتا۔ اُوسا ہوکار مذکور کو کوستا۔ اس پر قید کی مشقت الگ اور پھر اس نرمی کا جواب سختی اور فحش گوئی سے پکر آپے سے باہر ہو گیا۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ کلہاڑی سے ساہوکار مذکور کا کام تمام کر کے خموشی کے ساتھ پاس ہی بیٹھ گیا۔ اتنے میں لوگ جمع ہو گئے۔ پولیس آئی۔ ملزم کو زیر حراست کر لیا۔ اور باضابطہ ملزم کا چالان بہ عدالت کیا۔ چنانچہ ملزم سپرد بہ عدالت سشن ہو چکا ہے۔

اس واقعہ سے شہر میں ہیجان سا پیدا ہو گیا۔ جو بالکل طبعی امر تھا۔ مگر یہاں کے مقامی لوگوں نے اسے کوئی فرقہ وارانہ یا مذہبی یا سیاسی نقطۂ نظر سے اہمیت نہ دی۔ اور نہ کسی سازش کا نتیجہ قرار دیا۔ بلکہ صحیح واقعات کے رنگ میں ایک انفرادی فعل سمجھا۔ چنانچہ ایک دو دن بعد شہر کے مسلم اکابرین نے ایک پبلک اجتماع میں تعزیت کے ریزولیوشنز پاس کئے۔ واقعہ قتل کے دوسرے روز ملزم پولیس کی زیر حراست بازار میں سے لے جایا گیا۔ چونکہ وہ مسن آدمی ہے۔ اور ایک ٹانگ سے معذور بھی ہے۔ ذرا سستانے کے لئے چوک میں ایک مسلمان کی بند دوکان کے سامنے بیٹھ گیا۔ کچھ تماشائی جن میں ہندو مسلمان دونوں شامل تھے۔ اس کے اردگرد جمع ہو گئے۔ ان میں سے چند ایک نے سوقیانہ رنگ کا مظاہرہ کیا۔ جس کا علم جب مولوی ضیاء الدین صاحب پولیس کمشنر کو دیا گیا۔ تو وہ ہیڈ کوارٹر سے باہر دورہ پر تھے۔ خبر سنتے ہی ہیڈ کواٹر کو لوٹے۔ حکیمانہ طور پر تفتیش جاری کی۔ پولیس مین کو جس نے ملزم کو راستہ میں بیٹھنے سے منع نہیں کیا تھا۔ نہ صرف معطل ہی کیا۔ بلکہ سزا کے طور پر برخواست کر دیا۔ نیز چار شہری اشخاص کے خلاف ناواجب اور غیر ضروری مظاہرہ کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۰۷ مجسٹریٹ ضلع کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ نہایت معتبر ذریعہ سے یہ بھی معلوم ہؤا ہے۔ کہ سب انسپکٹر عبدالشکور صاحب جس نے ملزم کو شہر کے اندر سے لے جانے کی اجازت دیکر ایک معمولی غیر دانشمندانہ حرکت کی تھی۔ معطل کر دیا ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک ہندو بھی اس ریاست میں ایسا نہیں ہے۔ جو ہندو اخبارات کے نامہ نگار کے ساتھ اتفاق رائے رکھتا ہو۔

اخبار زمیندار سے دو دو باتیں

کئی روز سے متواتر زمیندار کا پرچہ نگاہ سے گزر رہا ہے۔ جس میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے خلاف زہر اُگلا جا رہا ہے۔ میری حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب مسلمانان کشمیر کے معاملہ میں خلیفہ صاحب نے اپنی صدائے ہمدردی بلند کی۔ تو ان گاندھی پرست برائے نام مسلمانوں کے پیٹ میں درد کیوں اٹھا۔ اگر مرزا غلام احمد صاحب نے یا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے دوسرے مسلمانوں کو کافر کہدیا۔ تو کیا آج بریلی والے دیوبندیوں کو اور اہلحدیث کو کافر نہیں کہتے۔ اور دیوبندی اور اہلحدیث بریلوی جماعت کو کافر نہیں کہتی۔ افسوس ان لوگوں کی ذہنیت پر آتا ہے کہ اگر شردھانند جامع مسجد دہلی کے ممبر پر کھڑا ہو کر لیکچر دے۔ تو بالکل "صم بکم" ہو جائیں۔ اور اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر چنے جائیں۔ تو شور مچانے لگ جائیں۔

آج اگر ایسا واقع خدانخواستہ کسی اسلامی ریاست میں ہندوؤں کے ساتھ پیش آتا۔ جیسا کہ کشمیر میں مسلمانوں کے ساتھ ہؤا ہے۔ تو آپ دیکھتے کہ گاندھی جی بھی شور مچا دیتے۔ اور ڈاکٹر مونجے کا لٹھ بھی چکر کھانے لگتا۔ سناتن دھرمی۔ آریہ سماجی کی تمیز نہ رہتی۔ مگر وائے مسلمانی جس کا موجودہ نقشہ مولانا حالی پانی پتی نے اپنے اشعار میں اس طرح کھینچ دیا ہے۔ بالکل صحیح ہے کہ

وہ دینِ حجازی کا بے باک بیڑا ۔ نہ عمّاں میں کھٹکا نہ قلزم میں اٹکا
کئے طے سفر جس نے ساتوں سمندر ۔ وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر

کاش ایسے موقع پر تو فرقہ داری بالائے طاق رکھ دی جائے۔

افسوس بت پرست مشرک تو تمہارا رہنما کہلائے۔ اور شردھانند آنجہانی جس نے ہزاروں کلمہ گوؤں کو زنار کفر پہنا دیا۔ اس کا لیکچر جامع مسجد کے ممبر پر ہو۔ لیکن مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی مسلمانوں سے ہمدردی پسند نہ آئے۔ ایسے موقع پر ذرا سوچ سمجھ کر کام لینا چاہئے تھا۔

آخر میں مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ ہم قادیانی نہیں ہیں۔ اور نہ ہمیں اس عقیدہ سے واسطہ۔ مگر خدا لگتی ضرور کہینگے (خاکسار دین محمد امام مسجد کوئٹہ)

پرتاپ کالج سرینگر کے پروفیسروں کا

مسلمان طلبائے سے ناروا سلوک

یہاں قاعدہ تھا۔ کہ غریب مسلمان طلباء کو کچھ رقم بطور وظیفہ دی جاتی تھی۔ اس سال بھی نوٹس دیا گیا۔ جو غریب طالب علم ہو۔ وہ پرنسپل صاحب کو درخواست دے۔ اور ساتھ ہی آمدنی کا سرٹیفکیٹ بھی شامل کرے۔ اس پر غریب طلباء نے پرنسپل صاحب کو درخواستیں دیں۔ لیکن ۱۳ جولائی کے حادثہ کے بعد جب کالج کھلا۔ تو پرنسپل صاحب کی طرف سے

۴ یہ نوٹس لگایا گیا۔ کہ مسلمان طلباء کو غریبی کا وظیفہ دینا بند کر دیا گیا۔ اب صرف وہی وظیفہ کا حقدار ہوگا۔ جس نے امتحان میں خاص نمبر حاصل کئے ہونگے۔ چونکہ کالج میں تمام پروفیسر ہندو ہیں۔ اس لئے وہ مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتے۔ بلکہ ہر طرح تنگ کرتے رہتے ہیں۔ کلاس میں اشتعال انگیز کلام کرتے ہیں۔ مسلمانوں پر لعن طعن کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی مذہبی کتابیں جو کہ لائبریری میں ہیں۔ انکو ہندو طالبعلم لیکران پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق گالیاں اور کلام ناشائستہ لکھتے ہیں۔ یہ کتابیں پرنسپل صاحب کو بھی دکھائی گئیں [illegible] (نامہ نگار)

عراق ریلوے

اسلام کے مقدس مقامات نجف۔ کربلا۔ بغداد۔ کاظمین اور سمارہ کی زیارت کے لئے عراق ریلوے سب سے زیادہ آرام دہ سب سے زیادہ کم فاصلہ اور سب سے زیادہ کم خرچ راستہ ہے۔ مکہ، مدینہ اور مشہد کو جاتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے عراق کے مقدس مقامات کی زیارت کریں۔ اور اس طرح دو مختلف زیارتوں کے اخراجات سے بچیں۔ زائرین کے لئے خاص سہولتیں اور تخفیف شدہ کرائے رکھے گئے ہیں۔ سپیشل کوپن ٹکٹ جو ایجنٹ پچاس یوم کے لئے قابل استعمال ہوتے ہیں۔ اور جن کے ساتھ پچاس کلو وزن بھی لیجایا جا سکتا ہے۔ حسب ذیل شرح پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔

بصرہ سے کربلا۔ وہاں سے کاظمین (بغداد) اور واپسی بصرہ سیکنڈ کلاس ۔/۸/۴۳ تھرڈ کلاس ۔/۱/۳۰ مذکورہ بالا سفر میں اگر سمارہ اور وہاں سے واپسی بھی شامل کی جائے۔ تو سیکنڈ کلاس ۔/۸/۲۷ تھرڈ ۔/۱/۳۲ ❊

تین سال سے کم عمر کے بچے مفت اور ۱۲ سال سے کم عمر کیلئے نصف کرایہ عراق کے کسی اسٹیشن تک جانے اور آنے کے لئے ایکسکرشن ٹکٹ بھی مل سکتے ہیں۔ بصرہ سے کربلا ۲۰ گھنٹہ کا راستہ ہے اور بصرہ سے بغداد ۲۱ گھنٹہ کا۔ تمام اہم مقامات مقدسہ کے درمیان روزانہ گاڑیاں چلتی ہیں ❊

بغداد سے براستہ موصل (نبی یونس) اور نصیبین۔ ایلیپو تک پھر وہاں سے استنبول براستہ دمشق یروشلم۔ پورٹ سعید۔ قاہرہ اور سویز سے جدہ (مکہ مدینہ) جانے کے لئے اول اور دوم درجہ کے مسافروں کے لئے ہفتہ میں دوبار مشترکہ گاڑی اور موٹر سروس کا انتظام ہے۔ ٹکٹ۔ مفت پمفلٹ۔ اور تمام معلومات حسب ذیل پتوں سے دریافت کی جا سکتی ہیں ❊

(۱) مولوی محمد باقر حاجی دیوجی کا مسافر خانہ جیل روڈ عمر کھاڑی بمبئی
(۲) مسٹر ای۔ ای۔ بوٹیا کوبی دادا۔ مانڈوی بمبئی
(۳) آنریری سکرٹری فیض بخشی۔ پالاگلی۔ بمبئی
(۴) مسٹر حبیب حاجی۔ رحمتہ اللہ۔ کھارادر۔ کراچی
(۵) مسٹر عبد العلی۔ علیٹی جی نیپیر روڈ کراچی
(۶) آنریری سکرٹری فیض بخشی گوڈی گارڈن کراچی
(۷) میسرز مرزا چودہری اینڈ کمپنی۔ پی۔ او بکس نمبر ۱۶۹ لاہور
(۸) میسرز نظامیہ مسلم ایجنسیز کمپنی نلا داول او حیدرآباد دکن

یا

دی ایجنٹ گورنمنٹ ریلویز عراق امرچند بلڈنگ
بیلرڈ سٹیٹ بمبئی

شاہی حاذق طبیب مولوی حاجی حکیم نور الدین صاحب بھیروی کے مجربات سے فائدہ حاصل کرو

میرے پاس وہی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ جو شاہی حکیم مولوی نور الدین صاحب کے سالہا سال کے تجربہ میں آچکے ہیں۔ شفا منجانب اللہ ہے۔ میرے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حکیم صاحب مرحوم کی یہ رائے ہے۔ ہو ہو ہذا

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ فضل الرحمٰن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں، کہ اگر وہ تقوےٰ سے کام لیگا۔ تو اس کو خود بھی اور اس کے باعث بہت لوگوں کو نفع پہونچے گا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔ آمین۔ نور الدین ۲۰

مشتے نمونہ از خروارے۔

میرے مندرجہ ذیل مجربات سے اس وقت تک سینکڑوں لوگ فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور اٹھا رہے ہیں مگر ناواقف لوگوں کو ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع بہم پہونچانے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ

سرمہ نور العین آنکھوں کے امراض کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے۔ آپ نے بہت سے سرمے دیکھے ہونگے لیکن اس کا ایک مرتبہ استعمال کرنے کے بعد آپ سب کو بھول جاوینگے۔ اس وقت سینکڑوں ایسے اشخاص زندہ موجود ہیں۔ جو اس کے استعمال سے عینک لگانا ترک کر چکے ہیں۔ ککروں اور آنکھ کی تمام بیماریوں کا خاص علاج ہے ❊ قیمت فی تولہ دو روپیہ ❊

نیلی گولی یہ گولی سوائے تپ دق کے ہر قسم کے بخار کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کونین کا استعمال بخار کے لئے بہت مفید ہے۔ لیکن کونین بخار کی حالت میں حاملہ عورتوں میں، خرابی جگر والوں میں۔ اندرونی اورام والوں اور دیگر ایسے ہی امراض میں غیر مفید ہے۔ اور منع کرتے ہیں۔ مگر یہ گولی ہر حالت میں بغیر کسی خطرے کے مفید ہے۔ اور قبل از وقت دینے سے بخار ہرگز نہیں آتا۔ اور حالت بخار میں دینے سے اس کو فوراً اتار دیتی ہے۔ خصوصاً ملیریا میں تو اکسیر ہے۔ قیمت فی درجن ۸/ ❊

کشتہ طلاء یعنی سونے کا کشتہ۔ برسوں کا تجربہ شدہ جو آج تک کسی مریض کے لئے بے اثر ثابت نہیں ہوا۔ مقوی اعصاب۔ دافع اختلاج قلب۔ مقوی اعضاء رئیسہ۔ خون صالح پیدا کرتا اور ناقص خون کو بدن سے زائل کرتا ہے یہ دوا خاص تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ جس کی قدر و قیمت ایکدفعہ استعمال کرنے سے پتہ لگ سکتی ہے۔ کم از کم ایک ہفتہ استعمال کر کے دیکھو پھر پورا پتہ لگ سکتا ہے۔ قیمت فی خوراک ۸/ ❊

علاوہ ازیں ہر قسم کی امراض کی حقیقت مفصل لکھنے پر علاج بذریعہ خط و کتابت کیا جا سکتا ہے۔ جواب کے لئے جوابی خط ہو ورنہ تعمیل نہ ہوگی محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

خاکسار
فضل الرحمٰن [illegible] قادیان ضلع گورداسپور

بعدالت چوہدری جلال الدین صاحب نائب تحصیلدار گڑھشنکر باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

جلو رام ولد لعل جی رام ذات برہمن سکنہ پوبووال مدعی

بنام

امیا۔ ٹکا پسران لعلجی ذات برہمن سکنہ پوبووال تحصیل ایشر سنگھ۔ بشن سنگھ۔ کشن سنگھ پسران عطر سنگھ ذات جٹ سکنہ [illegible] ضلع فیروزپور۔ ہزارہ سنگھ ولد ارجن سنگھ لعل سنگھ ولد اپلا سنگھ ولد ہیرا سنگھ۔ گنجن سنگھ ولد سندر سنگھ۔ ہزارہ سنگھ ولد حاکم سنگھ۔ او جاگر سنگھ۔ کیسر سنگھ۔ چنن سنگھ۔ سرون سنگھ پسران بالا سنگھ پورن سنگھ لعل سنگھ۔ بیگ سنگھ۔ پسران ہزارہ سنگھ۔ چرن سنگھ ولد وریام سنگھ۔ مسماۃ کشنی بیوہ جوہر سنگھ۔ دلیشر سنگھ چنن سنگھ کشن سنگھ ذات جٹ سکنہ نمولیاں مدعا علیہم ❊

دعویٰ ۵ آبابت معاملہ و مالکانہ خریف سنہ ۱۹۳۱ء ربیع سنہ ۱۹۳۱ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ اور مختلف جگہوں پر اپنی اپنی رہائش رکھتے ہیں۔ تعمیل سمن ہونی مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ مورخہ ۱۳/۹/۳۱ کو حاضر عدالت ہوں ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ❊

(مہر عدالت)

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کیلئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصولڈاک ۱/ ❊

ملنے کا پتہ۔ **مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا**

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی تھوڑے گرم پانی میں ملا کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار۔ زکام۔ تیلی۔ نمونیہ۔ پلیگ۔ موتی جھرہ۔ چیچک۔ پتے ہرے دست آنا۔ لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہے۔ ٹانک کا کام دیتی ہے۔ آزمائش شرط ہے ❊

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس
بیری اکبرپور کانپور

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— تخفیف مصارف کے پیش نظر حکومت پنجاب نے سڑکوں کے ذریعہ سرکاری ملازموں کے سفر کی شرح سفر خرچ اور روزانہ ہالٹنگ الاؤنس میں ۲۵ فیصدی تخفیف کر دی ہے۔ موٹر پر سفر خرچ کی شرح چار آنہ اور موٹر سائیکل پر ڈیڑھ آنہ فی میل ہوگی۔ آبکاری۔ وکوآپریٹو بنک کے انسپکٹروں سب انسپکٹروں نیز تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کے مستقل الاؤنس میں بھی پچیس فیصدی تخفیف کر دی گئی ہے۔ فارم اور سالانہ رپورٹیں سستے کاغذ پر چھپوا کر نصف لاکھ روپیہ بچت کی جائے گی۔

—— اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ممبر تحریک کریں گے۔ کہ ملک کی موجودہ اقتصادی مشکلات کے پیش نظر وزیر ہند سے سفارش کی جائے۔ کہ آئندہ تین سال کے لئے امپیریل سول سروس کی بھرتی بند کر دی جائے۔

—— ۲۶ر اگست جموں کی دو ہزار مسلم خواتین نے مسجد اہل حدیث میں جلسہ کیا۔ اور حکام ریاست کے متشددانہ رویہ کی مذمت کی قراردادیں پاس کیں۔

—— کشمیر ہائیکورٹ نے ملک محمد اسلم خاں بیرسٹر گجرات کو مسلمان مظلومین کشمیر کے مقدمات کی پیروی کی اجازت دیدی ہے۔ ملک صاحب موصوف وہاں پہونچ گئے ہیں۔

—— وائسرائے ہند محکمہ پرواز سے ایک ہوائی جہاز خریدنے کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ تاکہ ایک تو ملک میں دورہ کرنے کے مصارف نسبتاً کم ہو جائیں۔ اس کے علاوہ اثنائے سفر میں جو وسیع انتظامات حفاظت وغیرہ کے لئے کرنے پڑتے ہیں۔ وہ نہ کرنے پڑیں۔

—— سخت بارش کے باعث سڑکیں ٹوٹ جانے کی وجہ سے سری نگر کے ساتھ جموں اور راولپنڈی کا سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو گیا ہے۔

—— نیویارک سے ۲۷ر اگست کی اطلاع ہے۔ کہ میکسیکو کی پارلیمنٹ کے ڈپٹیوں میں ایک علاقہ کے گورنر کے خلاف الزامات کی بناء پر بحث کے دوران میں گولی چل گئی۔ جس سے ایک ڈپٹی ہلاک اور چار شدید مجروح ہوگئے۔

—— ڈیرہ اسماعیل خاں سے ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ وہاں کے مسلمان بکثرت گرفتار کئے جارہے ہیں۔ اور معززین کی بے تحاشا خانہ تلاشیاں ہو رہی ہیں۔ جنہیں ناحق بے حرمت کیا جارہا ہے۔

—— پانڈیچری کے افسران جنگی نے نو ہزار تولہ چاندی پکڑی۔ جو بغیر محصول ادا کئے سمندر کے راستہ مدراس لائی جارہی تھی۔

—— انگلستان کے جدید کابینہ وزارت میں سر سیموئیل ہور وزیر ہند اور لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند وزیر خارجیہ مقرر ہوئے ہیں۔

—— حکومت سرحد نے موجودہ مالی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے نصف آبیانہ کی معافی کا اعلان کیا ہے۔

—— رسوائے عالم کتاب "پراچین کہانی" کے مصنف کو قتل کرنے کے الزام میں جو دو پنجابی نوجوان ماخوذ ہیں۔ اور جن کی کلکتہ ہائیکورٹ نے سزائے پھانسی بحال رکھی ہے۔ ان کا مقدمہ پریوی کونسل میں لے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔

—— ۲۵ر اگست کو جب بمبئی ایکسپریس ٹرین کالاریکو سٹیشن متصل جہلم پر پہونچی۔ تو ایک مسلمان مسافر جو ایک انگریز عورت کے خادم کے طور پر سفر کر رہا تھا۔ خاتون مذکور کی خبرگیری کے لئے نیچے اترا۔ کہ گاڑی چل دی۔ اور چونکہ رات کا وقت تھا۔ وہ اپنے ڈبے کو نہ پا سکا۔ اور جلدی میں ایک اول درجہ کے ڈبہ میں چڑھ گیا۔ کمرہ کے اندر ایک فوجی لفٹیننٹ بیٹھا تھا۔ جس نے فوراً پستول سے فائر کرنے شروع کر دئے۔ جس سے وہ غریب ہلاک ہو گیا۔

—— پرتگال سے بغاوت کی خبر آئی ہے جس میں چالیس آدمی ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے۔ باغیوں نے حکومت کے توپ خانہ پر گولہ باری کی۔ ابھی تک حالات پر پوری طرح قابو نہیں پایا جا سکا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ پیدل رجمنٹ کے تین گورے سپاہیوں نے مری میں ایک ہندوستانی پھیری والے کو مار کر اس کی نعش ایک نالے میں پھینکدی۔ اور وہ روپیہ لے لیا۔ جو دوسرے سپاہیوں سے وصول کر کے لا رہا تھا۔ قاتل گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور ان کے خون آلود کپڑے بھی برآمد کر لئے گئے ہیں۔

—— صدر بلدیہ راولپنڈی نے بھگت سنگھ وغیرہ کی پھانسی کے موقعہ پر بلدیہ کے دفاتر اور دیگر ادارات وغیرہ بند کرنے کا حکم دیا تھا۔ اب لوکل سیلف گورنمنٹ نے اس سے جواب طلب کیا ہے کہ اس جرم میں اسے صدارت سے کیوں علیحدہ نہ کر دیا جائے۔

—— بصرہ میں چونکہ ہیضہ پھوٹ پڑا ہے اس لئے حکومت عراق نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی زائرین اور مزدوروں کا داخلہ روک دیا جائے۔ حکومت ہند نے اس مطلب کا اعلان شائع کرا دیا ہے۔

—— یہ معلوم کرنا موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ گاندھی جی لندن میں پہننے کے لئے کشمیری پٹو کا ایک سوٹ بھی اپنے ہمراہ لے جارہے ہیں۔

—— پونہ میونسپلٹی میں ایک ہندو ممبر نے گاندھی جی کے مشن کی کامیابی اور سفر میں ان کی سلامتی کے لئے دعا کی تحریک پیش کی۔ مگر مسلمان ممبروں نے اس کی پرزور مخالفت کی۔ اور تحریک ناکام رہی۔

—— ۲۷ر اگست کی شب اٹارسی اور بھوپال ریلوے لائن پر جھانسی کے قریب بمبئی سے آنے والی ایک مسافر گاڑی کے چار ڈبے الٹ کر پانی میں جا پڑے۔ جس سے چار مسافر ہلاک اور سات شدید مجروح ہوگئے۔

—— گوالیار سٹیٹ اسمبلی نے کمسنی کی شادی روکنے کے لئے ایک بل پاس کیا تھا۔ جسے صدر کونسل آف ریجنسی نے منظور کر لیا ہے۔

—— بھائی پرمانند پرائیویٹ طور پر ولایت جارہے ہیں۔

—— نواب چھتاری ہوم ممبر یوپی گورنمنٹ کی غیر حاضری میں سر مزمل اللہ خاں اس منصب پر فائز ہوں گے گذشتہ گول میز کانفرنس کے موقع پر بھی یہ خدمت انہی کو سپرد ہوئی تھی۔

—— بمبئی ۲۹ر اگست۔ آج گاندھی جی پنڈت مالوی اور سروجنی نیڈو ۱۲ بجے جہاز پر سوار ہو کر لندن روانہ ہوگئے۔ گاندھی جی کے ساتھ مس سلیڈ۔ مہادیو دیسائی پیارے لال دیویداس گاندھی اور سر پربھاشنکر پٹانی ہیں آپ نے کہا اگر میں خالی ہاتھ واپس آیا۔ تو اگر آپ لوگ مجھے قتل بھی کر دیں تو کوئی حرج نہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مالوی جی اپنے ساتھ گائے کے دودھ کی ۱۶۷ بوتلیں لنڈن لے جارہے ہیں۔

—— ۲۹ر اگست کو مقدمہ سازش دہلی کا مفرور بھوانی سہائے دہلی میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کی گرفتاری کے لئے پانچ صد روپیہ کا انعام مشتہر تھا۔

—— کراچی ۲۸ر اگست۔ کل رات کوئٹہ ضلع میں زبردست زلزلہ آیا۔ جس سے بھاری نقصان ہوا۔ اور درہ بولان بند ہو گیا۔ ریلوے کو سخت نقصان پہونچا۔ اور غیر معینہ عرصہ کے لئے آمدورفت بند ہو گئی۔ شارگ کا قصبہ بالکل ملیامیٹ ہو گیا۔ مچھ سٹیشن کو بھاری نقصان پہونچا ہے۔ اور سٹیشن اور کوارٹر بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ ٹیلیفون اور تار کٹ گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شارگ کے نزدیک کوئی آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو پھٹ رہا ہے۔

—— سرینگر ۲۸ر اگست۔ سکھوں کی پولیس میں بھرتی ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ایک نئی پلٹن جس میں سکھ اور ڈوگرے ...